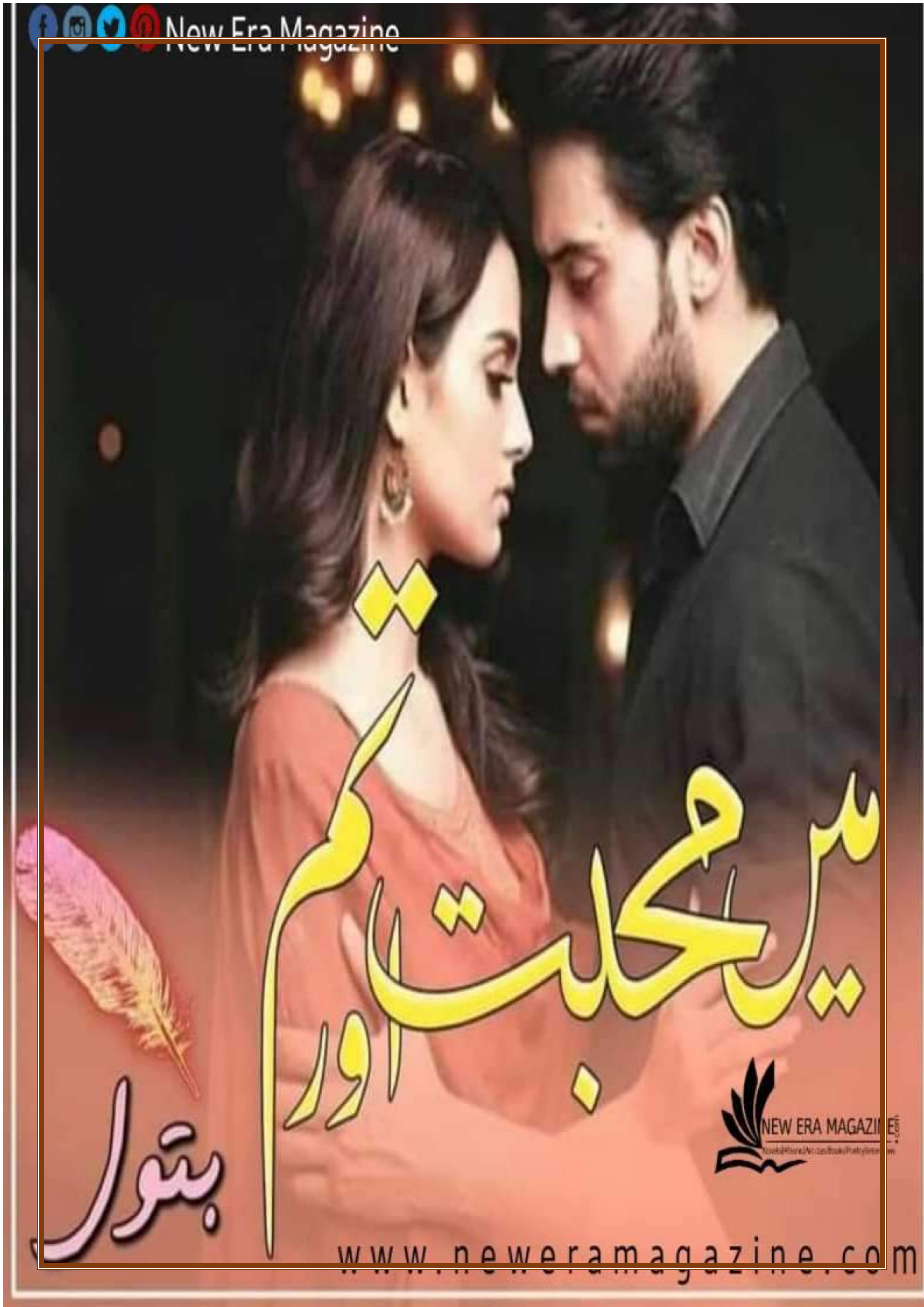
New Era Magazine
میں محبت اور تم
بتول
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Complete Novel)

میں، محبت اور تم

از انیسہ بتول

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ، کالم،آرٹیکل، شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"ہم نے جو نہی کر لیا محسوس منزل ہے قریب

راستے کھونے لگے ہیں میں، محبت اور تم !!

شام کے سائے تیزی سے پھیل رہے تھیں۔ڈوبتے سورج کو دیکھنا اس کا پسندیدہ مشغلہ بن چکا تھا۔تھکے ہارے پرندے اپنے آشیانوں کی طرف محوِ پرواز تھے۔شام کا وقت اب اسے اُداس کر دیتا تھا۔وہ ٹیرس پر کرسی پر بیٹھی دونوں پاؤں اُوپر کئے گھٹنے پہ ٹھوڑی رکھے پورے انہاک سے دن بھر آب و تاب سے چمکتے سورج کو ڈوبتے دیکھ رہی تھی۔مؤزن نے 'اللہ اکبر' کی صدا بلند کی تو اس کا انہاک ٹوٹا۔جب اذان ختم ہوئی تو وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔نماز پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو دماغ خالی تھا۔تھوڑی دیر خالی ذہنی کی کیفیت میں بیٹھی اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔دو آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر اس کے رُخسار پر سے ہوتے ہوئے اس کے دوپٹے میں جذب ہو گئے۔

آنسوں تواتر سے اس کا چہرہ بھگو رہے تھے اور وہ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔۔!!

سرِ طور ہو، سرِ حشر ہو، ہمیں انتظار قبول ہے

وہ کبھی ملیں، وہ کہیں ملیں، وہ کبھی سہی، وہ کہیں سہی

"کہاں ہو عمر اب آ بھی جاؤ نہ یار" عمر کے کال اٹھاتے ہی مائدہ نے کہا تھا

"آتا ہوں جاناں! بس دس منٹ" عمر نے مصروف سے انداز میں کہا

"زیادہ بیویوں والے نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے اچھا۔۔اب بندہ اپنی ایک عدد کزن پلس منگیتر کے لئے تو ٹائم نکال ہی لیتا ہے" اُس نے خفگی سے کہا

اُس کی بات پہ عمر کا قہقہہ بلند ہوا

"کیا کہا..؟ بیویوں والے نخرے..؟ اور خود جو پھلن دیوی بنی رعب جھاڑتی ہو..

وُووہ..؟؟ "

" صحیح کرتی ہوں بلکل تم ڈیزرو ہی کرتے ہو"اُس نے غصّے سے فون بند کر دیا جانے کی لئے جیسے ہی مڑی عمراُس کے پیچھے بازوں سینے پہ لپیٹے کھڑا مسکرارہا تھا

"تت.. تم..؟؟"اُس نے زور سے آنکھیں میچ لی

عمراُس کے اس معصومانہ انداز پہ دل وجان سے فدا ہو گیا

"جی جاناں!! میں.. عمر.. پہچانا مجھے؟"اُس نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا اگلے ہی پل مائدہ کی حیرت غصے میں بدل گئی

"نہیں.."وہ پیر پٹختی ہوئی کمرے سے نکلنے لگی تو عمر نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے اپنی طرف ہلکا سا کھینچا..وہ جو اس وار کے لئے تیار نہیں تھی دھپ سے عمر کے چوڑے سینے سے آلگی

"اچھا اب غصّہ تھوک بھی دو اور اپنے ہونے والے مجازی خدا کو معاف کر دو"عمر نے بہت پیار سے اُس k چہرے پہ آئے بالوں کی لٹ کو ہٹاتے ہوئے کہا

اُس نے اپنی لمبی گھنی پلکیں اٹھائی تو اُس بڑی گہری شہد رنگ آنکھوں میں ڈھیروں ڈھیر شکوے تھے

"بہت برے ہو تم.....آئی ہیٹ یو "

"آئی لو ویو ٹو"اُس نے شرارت سے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عشق کا ایک ہی ورد ہے

عشق معشوق کے گرد ہے

کیوں ہے بے چین یہ طبیعت

عشق ہے یا یہ درد ہے

محبت اُس کے پور پور میں سرایت کر گئی تھی..وہ اُس کے رگوں میں خون کی مانند

جذب ہو گئی تھی. عشق خون بن کر اس کے رگوں میں دوڑ رہا تھا..دونوں نے بچپن

لڑکپن ساتھ گزارے تھے..اِسے معلوم تھا کہ اُس کے عشق کی کوئی منزل نہیں ہے اُسے یہ سفر منزِل سے زیادہ خوبصورت لگتا تھا..اُس کا عشق منزِل کا محتاج نہیں تھا ..

مرحوم کرنل سکندر حیات صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی. بڑے بیٹے ہارون سکندر کے دو بیٹے عمر اور عمیر تھے، عمر آرمی میں کیپٹن کے عہدے پر فائز تھا جبکہ عمیر میڈیکل کا سٹوڈنٹ تھا۔ سکندر حیات کا دوسرا بیٹا عثمان سکندر پڑھائی کے غرض سے کینیڈا گیا تھا پھر وہی ایک پاکستانی لڑکی سے شادی کرکے وہی settle ہو گیا،اُنکی کوئی اولاد نہیں تھی. سال میں ایک بار پاکستان کا چکر لگایا کرتے تھے ...اور سکندر حیات صاحب کی بیٹی بشریٰ کی شادی سکندر حیات کی اکلوتی بہن تاجدار بیگم کے بیٹے سلمان آفریدی سے ہو گئی تھی.. سکندر حیات صاحب نے اپنی عزیز از جان بہن سے ناتا کبھی نہ ٹوٹنے کے لیے انھوں نے بشریٰ کی بیٹی مائدہ کو بچپن میں ہی عمر کے ساتھ منسوب کر دیا تھا..پھر اچانک ایک رات انجائنا کے شدید اٹیک سے سکندر حیات صاحب چل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسے..

مجھے بھیجا تھا دنیا دیکھنے کو

میں اِک چہرے کو تکتا رہ گیا ہوں !!..

"جب کھیل نہیں سکتے تو کھیلتے کیوں ہو" مشام نے غصّے سے کہا..وہ اور عمیر بیڈ منٹن کھیل رہے تھے جب عمیر کے غلط شارٹ کی وجہ سے شٹل وسیع و عریض لان میں کھڑے پیپل کے درخت میں پھنس گیا تھا

"اوہیلو میڈم..اگر تم صحیح سے پاس کراتی تو یہ نوبت نہ آتی" وہ عمیر بھی کیا جو کبھی اپنی غلطی مان لے لیکن مقابل بھی اُس سے دس قدم آگے مشام تھی..اُنکے گھر ایک ہی

کالونی میں قریب قریب تھی اِسلئے عمیر زیادہ تر یہی پایا جاتا تھا

"اچھاااااجی...!!یعنی الٹا چور کو توال کو ڈانٹے" مشام نے لڑاکا عورتوں کی طرح ریکیٹ ایک طرف پھینک کر ہاتھ نچاتے ہوئے کہا گویا ہاتھا پائی کے لیے تیار ہو

"کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔کیوں تنگ کر رہے ہو میری گڑیا کو" اسفند جو گھر سے نکلنے لگا تھا دونوں کو لان میں لڑتے دیکھ کو اِنکی طرف آیا

"اصفی بھائی یہ گڑیا نہیں آفت کی پڑھیا ہے" عمیر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا

عمیر کی بات پہ اسفند نے قہقہہ کنٹرول کیا

"ہائے.... "عمیر کی بات پہ مشام کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا" دیکھ لیں اصفی بھائی۔۔ کتنا بد تمیز ہے یہ کھیلنا نہیں آتا اِسے شٹل پھنسا دیا درخت میں اور تو اور الزام بھی مجھے دے رہا ہے" مشام نے اسفند کا بازوں پکڑ کر منمناتے ہوئے کہا

"ہماری گڑیا کو آتا ہے کھیلنا عمیر ضرور تم نے کوئی شرارت کی ہو گی" اسفند نے مصنوعی غصّے سے کہا

"جا رہی ہوں میں اب میں کبھی تمہارے ساتھ نہیں کھیلوں گی جاھل" وہ پیر پٹختی

ہوئی اندر جانے لگی

"ہاں جاؤ جاؤ۔۔ قیامت کے دن تمہیں سخت سزا ہو گی میدان جنگ چھوڑ کر بھاگنے والوں میں سے ہو تم "

"چیٹرز کا اصل ٹھکانہ تو جہنّم ہے وہی ہو گے تم دیکھ لینا "

اسفند دونوں کی نوک جھونک پہ مسکراتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا

عمیر بھی ریکیٹس اٹھاتا اندر جانے لگا ...

دونوں "گیم "کا "دی اینڈ "ہمیشہ ایسے ہی ہوتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تاجدار بیگم ایک این.جی.او میں ویمن رائیٹس کے لیے کام کرتی تھی. اُن کا ایک نام تھا ایک مقام تھا، اُن کے دو بچے تھے اور دونوں کی شادیاں اُنکی مرضی سے ہوئی تھی، بیٹے کی شادی اُنکی بھتیجی بشریٰ سے ہوئی تھی جن کی دو بیٹیاں مائدہ اور مشام تھی، مائدہ Law کی سٹوڈنٹ تھی اور اس سے چھوٹی پری میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی. تاجدار بیگم کی بیٹی ربیعہ کی شادی اُنکے ایک جاننے والے کے ہاں ہوئی تھی جو جوانی میں ہی بیوگی کی چادر اوڑھے ایک بیٹے اسفند کے ہمراہ ماں باپ کی دہلیز پہ آ گئی۔ بیٹے کی خاطر دوسری شادی نہ کرنے کی قسم کھالی، تاجدار بیگم نے اُنہیں بہت کہا مگر وہ نہ مانی اور بیٹے کو اس قابل بنایا کہ وہ میڈیکل پڑھ کے cardiologist بن گیا۔۔ تاجدار بیگم اور رضا آفریدی کا روڈ ایکسیڈینٹ میں موت پورے خاندان کے لیے ایک بہت بڑا دھچکا تھا ....

یہ عشق و محبت کی روایت بھی عجب ہے

پایا نہیں جس کو اُس کو کھونا بھی نہیں ہے

لپٹا ہے میرے دل سے کسی خواب کی صورت

وہ شخص کہ جس کو میرا ہونا بھی نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسفند نائٹ سوٹ میں ملبوس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے پاؤں لمبے کئے کوئی کتاب پڑھ رہا تھا جب اُسکی امی ربیعہ بیگم اندر آ گئی

"مصروف تو نہیں ہو بیٹے؟"انھوں نے پوچھا

"نہیں نہیں ممّی! آیئے۔۔بیٹھئے"اُس نے کتاب بند کرلی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"بہت تھکے سے لگ رہے ہو آرام بھی کر لیا کرو کبھی"ربیعہ نے اسکے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے کہا

"کرتا تو ہوں آرام اور کتنا کروں"اُسنے اُنکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

"اسفند یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی بیٹا۔۔مجھ سے یہ تمہاری اجھڑی حالت نہیں دیکھی جاتی"انہوں نے نم آنکھوں سے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا "اسفی تم....تم شادی کرلو "

"ممّی آپ..آپ جانتی تو ہے سب کچھ پھر بھی..؟؟ "

"ہاں پھر بھی...کیونکہ میں تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے یوں پل پل مرتا نہیں دیکھ سکتی"وہ رونے لگی تھی

"ممّی میں مدو کی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتا "

"ہو نہیں سکتے یا ہونا نہیں چاہتے "

"ممّی پلیز.."اسفند نے بیزاری سے کہا

"اچھا تو تمہاری اُس محبت کے آگے میری محبت کچھ بھی نہیں..ہار گئی میری محبت..؟؟"ماں کے آنسوں دیکھ کر اسے تکلیف تو بہت ہو رہی تھی مگر وہ بھی بے بس تھا

"اب آپ ایموشنلی بلیک میل کر رہی ہیں مجھے...اچھا دیکھے.. سمجھنے کی کوشش کریں ۔۔ بالفرض میں شادی کر بھی لوں تو اُسے وہ مقام،وہ محبت اور وہ توجہ نہیں دے پاؤنگا جو اُسکا حق ہو گا۔۔وہ کیسے کسی ایسے شخص کے ساتھ ایک مکمل اور خوش زندگی گزار پائے گی جس کے دل پہ اُسکا خود کوئی اختیار نہ ہو..جہاں پہ کوئی اور پہلے سے ہی ڈھیرا جمائے بیٹھا ہو..اس طرح تو میں محبت کی عدالت میں بھی مجرم ہو نگا اور خدا کی عدالت میں بھی..میں انصاف نہیں کر پاؤں گا۔۔پلیز ممّی """اسفند نے جھکے سر کے ساتھ کہا

"تم کوشش تو کر سکتے ہو نا!""اُنہوں نے آس بھری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

"ہمم.."اُسنے اثبات میں سر ہلایا تو دونوں نم آنکھوں کے ساتھ مسکرائے

"کیا ہوا ہے اصفی تم پریشان لگ رہے ہو؟" مائدہ نے اُسے چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے پوچھا

"پتہ نہیں۔۔ تھک گیا ہوں شاید" اُسنے نظریں چراتے ہوئے کہا

"دیکھو اصفی ہم تو دوست ہے نا۔۔ تم مجھے بتادو کیا بات ہے۔۔اور تم شادی کے لیے کیوں نہیں مان رہے؟" اُسکی بات پہ اُسے اچھو کا لگا چائے ہاتھ اور کپڑوں پہ گر گئی۔۔ وہ بری طرح کھانسنے لگا مائدہ نے اسکے ہاتھ سے کپ لے کر پاس پڑے ٹیبل پہ رکھ دیا اور اُسکا پیٹھ سہلانے لگی

"کیا ہو گیا آرام سے نہیں پی سکتے یا میری بات بری لگی؟ "

.. Obviously"تمہاری بات بری لگی "

اُسنے کھانسی بمشکل کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔مائدہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا

"مذاق کر رہا ہوں یار تم تو سیریس ہی ہو گئی"اُسے یوں دیکھ کر اسفند نے مسکراتے ہوئے کہا

مائدہ نے اُسے غور سے دیکھا وہ بلا شبہ بہت ہینڈسم تھا۔خوبصورت کشادہ پیشانی پہ سلکی بال بکھرے ہوئے تھے۔ ٹیرس پہ کھڑے ہونے کی وجہ سے ہوا سے اسکے بال بار بار پیشانی پہ آجاتے جنہیں وہ بے دھیانی میں پیچھے کر دیتا،صاف رنگت پہ ہلکی بڑھی شیو وہ بہت وجیہہ مرد تھا،چہرے پر تفکر اور پریشانی کے آثار تھے

"اصفی پھپھو نے تمہارے لیے بہت تکلیفیں اٹھائیں ہیں تم اچھی طرح سے جانتے ہو یہ بات پھر کیوں اُنہیں تکلیف دے رہے ہو "

"مدو میں ممّی کو تکلیف نہیں دینا چاہتا اِسلئے تو نہیں کر رہا شادی "

"کیا مطلب"مائدہ نے نا سمجھتے ہوئے پوچھا

"کچھ نہیں۔۔۔فلحال تو یہ چائے ضائع ہو گئی۔۔تم دوسری بھیج دو میرے کمرے میں،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں وہی جا رہا ہوں "اسفند اُسے کپ پکڑاتے ہوئے کہہ کر چلا گیا

"وہ ماموں میں نے آپ سے ذکر کیا تھا نا گھر کا "سب ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب اسفند نے سلمان آفریدی سے کہا

"ہمم۔۔ پھر؟؟" سلمان نے اخبار پڑھتے ہوئے مصروف سے انداز میں پوچھا

"وہ فائنل کر دیا ہے ہم نے "

"اچھا۔۔ گھر کیسا ہے؟" سلمان صاحب نے اخبار سائڈ پہ رکھتے ہوئے اب کی بار بغور پوچھا

"اچھا ہے کافی۔۔ میں سوچ رہا تھا آپکو لے چلوں وہاں دیکھ لیں آپ" اسفند نے بریڈ پہ jam لگاتے ہوئے کہا

"ہاں آج لے چلو مجھے وہاں۔۔ ویسے کتنے فاصلے پر ہے یہاں سے "

"یہی نزدیک ہی ہے۔۔پیدل بھی چلا جا سکتا ہے اتنا تو "

"لیکن بیٹا ضرورت ہی کیا ہے الگ گھر میں جانے کی۔۔یہاں ہم سب ہے ربیعہ کے ساتھ۔۔تم تو گھر میں ہوتے نہیں ربیعہ اکیلی کیسے رہی گی وہاں "بشریٰ بیگم نے بہت مان سے کہا کیوں کہ دونوں نند بھاوج میں روایتی قسم کے اختلافات نہیں تھے۔۔بہت ٹائم سے دونوں ساتھ تھی تو اس وجہ سے محبت بھی بہت تھی دونوں میں

"جی ممانی مجھے پتہ ہے ممّی بھی وہاں جا کر آپ لوگوں کے بغیر اُداس ہونگی مگر میری خواہش تھی کہ میں اپنا بھی ایک گھر لوں جو ممّی کا ہو۔۔میرے لئے جو ممّی نے کیا ہے اُسکا تو میں ایک ذرّہ بھی نہیں لوٹا سکتا بس جو بس میں ہوا ضرور کرونگا "

اسفند کی بات پہ بشریٰ اور سلمان صاحب دونوں مسکرا دیے چونکہ ربیعہ بیگم ٹیبل پہ نہیں تھی اسلئے اُنہیں کچھ پتہ نہیں تھا اسفند نے اُنہیں بتانے سے منع کیا تھا کہ اُنہیں surprise دینگے

"اچھا کیا بیٹا بہت اچھا کیا "سلمان صاحب نے اُسے کندھے پر تھپکتے ہوئے شاباشی دی

"اصفی بھائی مجھے کالج چھوڑ دیں گے آپ پلیز "مشام دھپ دھپ کرتی سیڑھیوں سے

اترتے ہوئے اسفند سے پوچھنے لگی

"اصفی پہلے مجھے یونیورسٹی ڈراپ کردو مجھے دیر ہورہی ہے" پیچھے سے مائدہ نے بھی

اترتے ہوئے آواز لگائی

"آجاؤ دونوں کو ڈراپ کردونگا" اسفند نے مسکراتے ہوئے کہا

"اصفی بھائی کو خوب ڈرائیور بنایا ہوا ہے" عمیر جو اندر آکر سب سن چکا تھا کہا اسفند اُسکی

بات پر مسکرایا

"تو تم کیوں جل رہے ہو جل ککڑ۔۔اور تمہیں کوئی کام نہیں ہے اپنے گھر جو ہر وقت

عذاب کی طرح نازل ہو جاتے ہو ہم پر" مشام نے منہ چڑاتے ہوئے کہا

"نہیں ہے۔۔پھر؟؟؟" مائدہ اور اسفند گاڑی میں بیٹھ چکے تھے اب مشام کو بلانے کے

لیے ہارن پہ ہارن بجا رہے تھے

"آئی۔۔۔" مشام کہہ کر باہر کی طرف بھاگی

جسے مانگا تھا میں نے ہر دعا میں

وہ بن مانگے کسی کو مل گیا ہے !!..

"اللہ.... میں جانتا ہوں، میں بہت گنہگار بندہ ہوں آپکا۔۔ میں سمجھ ہی نہیں سکا وہ کب ۔۔کیسے میرے دل میں اُتر گئی۔۔ محبت کوئی سوچ سمجھ کر تھوڑی نہ ہوتی ہے۔۔۔ آپ تو دلوں کا حال جانتے ہے میرے رب۔۔ وہ میری کبھی نہیں ہو سکے گی۔۔ یہ کیسا انصاف ہے میرے مولا!! مجھے محبت ہوئی بھی تو کس سے۔۔؟؟ وہ جو پہلے سے ہی کسی اور کی ہے۔۔ مجھے سکون دے یا میرے اللہ۔۔!! مجھے سکون دے دیں۔۔"" وہ جذب کے عالم میں دعا مانگتا رہا اور آنسوں اُسکا چہرہ بھگوتے رہے

"تم کہاں لے کر جانے والے ہو مجھے اسفند" اسفند نے صبح ہسپتال جاتے وقت ربیعہ سے کہا تھا کہ آج میں آپکو کہیں لے کر جاونگا اِسلئے اُنہوں نے اسفند کے آتے ہی اُس سے پوچھا

"میری پیاری پھپھو آپ جائیں نا آپ کے سرپرائز ہے" مائدہ نے پیچھے سے آکر ربیعہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا

"ہاں ہاں لگالو۔۔ خوب مسکے لگالو پھپھو کو" مشام نے ناک سکوڑ کر کہا جو وہی موبائل میں سر گھسائے بیٹھی تھی

"آپ نے کیا کچھ چولہے پر چڑھایا تھا پھپھو؟ "

"نہیں تو کیوں؟ "

"کہیں سے جلنے کی بو آرہی ہے، کہیں کسی کا دل تو نہیں جل رہا" مائدہ کی شرارت پہ ربیعہ نے پیار سے اُس کے سر پر چپت لگائی جبکہ اسفند اور مائدہ قہقہ لگا کر ہنسے، مشام نے بس گھورنے پہ اکتفا کیا

"اچھا ممّی آپ تھوڑی دیر بیٹھیں میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں" وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تو مائدہ اور ربیعہ باتیں کرنے لگی

✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشی جاؤ اسفند کو بلا کر لاؤ بیٹا" سب ڈنر کرنے بیٹھنے لگے تو بشرٰی نے مشام سے کہا، وہ برے برے منہ بناتی اُٹھ گئی

اُس نے دروازہ ناک کیا لیکن کوئی جواب نہیں آیا، اُس نے دروازہ کھولا اسفند اندر نہیں تھا "اسفی بھائی" مشام نے آواز لگائی وہ کمرے سے نکلنے لگی تھی کہ اسکی نظر اسٹڈی ٹیبل پر پڑی ڈائری پہ پڑی، وہ آہستہ سے چل کر ٹیبل تک آئی

"آج کی یہ بوندا باندی، مٹی کی سوندی خوشبو اور یہ ٹھنڈی ہوائیں تمہارے نام ..

تم بھی تو ایسی ہی ہو ..

کڑی دھوپ میں ہو ٹھنڈی چھاؤں جیسے !

مشکل وقت کا سہارا ہو جیسے !

غم کی ان بارشوں میں ..

خوشی کی ننّھی سی کرن ہو جیسے !

اور

میری زیست کا حاصل ہو جیسے !!

✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے یقین نہیں آ رہا مشی، اسفی بھائی نے لکھا ہے یہ "

"ہاں ویسے عجیب بات ہے کبھی اُنہوں نے ظاہر نہیں کیا کچھ اوپر سے شادی کے لیے بھی نہیں مان رہیں "

"خیر تم آگے سناؤ" عمیر نے کہا

لکھا تھا کہ

"تم پاس ہو کے بھی پاس نہیں،

کہیں دور ہو۔۔۔

سمندر کے دو کنارے جیسے !

ہمارا ساتھ ہے

آگ اور پانی کا جیسے !

جو کبھی ساتھ نہیں رہ سکتے

دن اور رات جیسے !

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک آجاتا ہے تو دوسرے کا جانا ضروری ہو جاتا ہے !!

✨✨✨

اسفند اور ربیعہ اپنے نئے گھر میں شفٹ ہو گئے تھے اور اس خوشی میں پورے خاندان والوں کو ڈنر پارٹی دی تھی

"اسفند بیٹا بھائی کا فون آیا تھا وہ اور بھابھی کسی دوست کی عیادت کے لیے گئے ہیں وہی سے سیدھا اِدھر آئینگے، مائدہ گھر پہ ہیں اُس کو ساتھ لیتے آنا اور مشی اپنی دوست کے ہاں سے عمیر کے ساتھ آگئی ہے" وہ ہسپتال سے نکل رہا تھا جب ربیعہ کی کال آئی اُس نے "جی اچھا" کہہ کر فون رکھ دیا تھا

اب وہ آدھے گھنٹے سے باہر گاڑی میں اُس کا انتظار کر رہا تھا, کافی دیر بعد مائدہ دروازے

سے نکلتی ہوئی دکھائی دی، گھٹنوں سے ذرا نیچے تک آتے بلیک کلر فراک جس کے گلے پہ ہلکا سا کڑھائی والا کام تھا، ریڈ لپسٹک، کاجل سے لبریز بڑی شہد رنگ آنکھیں، اور مسکراتے وقت گالوں پہ پڑتے دو ننّھے سے گڑھے، اسفند نے نظریں جھکالی

"سوری یار تھوڑی دیر ہو گئی" مائدہ نے آگے بیٹھتے ہوئے کہا

"تھوڑی نہیں اچھی خاصی دیر ہو گئی مدو" اسفند نے ناراضگی سے کہا

مائدہ نے میوزک پلیئر آن کیا

"دل کو تیری ہی تمنّا

دل کو ہے تُجھ سے ہی پیار

چاہے تو آئے نہ آئے

ہم کرینگے انتظار

یہ میرا دیوانہ پن ہے

یا محبت کا سُرور

تو نہ پہچانے تو ہے یہ

تیری نظروں کا قصور

یہ میرا دیوانہ پن ہے "!!"..

✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ہی شخص پہ مرکوز ہے دنیا میری

یعنی ایک شخص مجھے عرض و سما جیسا ہے !!

مائدہ اور عمر کی شادی کی تاریخ رکھی جا چکی تھی، اور اب گھر میں شادی کا سماں تھا، طے یہ

پایا تھا کہ سارے فنکشنز گھر پہ کرینگے بارات اور ولیمے کے علاوہ، آج مہندی کا فنکشن تھا۔ گھر میں ہی خاندان کے لوگ جمع ہو چکے تھے۔ پورا گھر پھولوں اور لائٹس سے ڈیکوریٹڈ تھا۔ مائدہ مسٹرڈ کلر ڈریس میں صوفے پہ عمر کے ہمراہ بیٹھی تھی۔ مشام کے گھنگریالے بالوں کی وجہ سے عمیر اُسے بار بار تنگ کر رہا تھا

"دیکھو میشی تمہارے سر پر چڑیوں نے گھونسلا بنایا ہے "

"جاھل... یہ ہیر سٹائل ہے" اُس نے جل کر کہا

"بیڑا غرق ایسے گھونسلے.. آئی مین ہیر سٹائل کا جس میں ایک پری وش بھی بندریا لگے" عمیر نے کہ کر قہقہہ لگایا

"امی..." وہ روہانسی ہو کر چیخی عمیر اپنی شامت آتا دیکھ کر دروازے کی طرف بھاگا.. پھر مڑ کر دیکھا تو وہ ابھی تک غصّے سے اُسے گھور رہی تھی۔ وہ مسکرایا اور اُسے آنکھ مار کر نکل گیا

"چھچھورا..." مشام بڑبڑاتی ہوئی ڈھولک بجاتی لڑکیوں کے بیچ بیٹھ گئی، اُدھر عمر مائدہ کے کان میں کھسر پھسر کر رہا تھا

"قیامت لگ رہی ہو آج تو" وہ مسکرائی "پتہ ہے مجھے "وہ اترائی "کالا ٹیکہ لگا دوں "

"نہیں تم ہو نہ میرا کالا ٹیکہ ۔۔حور کے پہلوں میں لنگور "مائدہ اپنی بات پہ کھلکھلا کر ہنس دی

"زیادتی کر رہی ہو ویسے اب تم ایک ہینڈ سم فوجی کو لنگور کہہ رہی ہو "

"ہائے میرا ہینڈ سم فوجی میاں ۔۔"مائدہ نے کہا تو دونوں ہنس پڑے.

✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی.اسفند دن بھر اُسی میں مصروف رہتا اور ساری ساری رات گھر سے باہر رہتا،ربیعہ اس کی یہ حالت دیکھ کے بہت پریشان ہو گئی تھی اور مسئلہ یہ تھا کہ وہ کسی کے ساتھ شیئر بھی نہیں کر سکتی تھی.مہندی والی رات جب اسفند صبح کے قریب گھر لوٹا،بکھرے بال،بڑھی ہوئی بے ترتیب شیو،وہ بہت رف حلیے میں تھا

چودویں کا چاند اپنے پورے جوبن پر تھا

شب چودھویں کے چاند کی

تھی بُجھی بُجھی سی چاندنی

بڑی مختصر سی وہ رات تھی

میری عادتوں میں شمار تھی

میرا خواب تھا وہ خیال تھا

میری زندگی کا سوال تھا

بڑی مختصر سی وہ رات تھی

جس میں اذیتیں کمال تھی

چاند نے اپنے چاروں طرف دودھ جیسی چاندنی بکھیر دی تھی، ایسے لگ رہا تھا جیسے پوری دنیا روشنی کے سمندر میں نہا رہی ہو۔ لان کی سیڑھیوں پر بیٹھی چاند کو تکتی مائدہ بلا کی حسین ترین لڑکی تھی، دو تین قدموں کے فاصلے پہ اسفند اُسے اپنی نظر کے حصار میں لئے کھڑا تھا۔ اسفند نہ تو دل پھینک قسم کا لڑکا تھا اور نہ ہی حسن پرست، پر محبت تھی جو

ہو گئی تھی اور وہ بھی اُس وقت سے جب وہ محبت کے "م" تک سے بھی واقف نہیں تھا

وہ خاموشی سے آکر اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ "اس وقت یہاں کیوں بیٹھی ہو؟"۔ مائدہ نے چونک کر اُسے دیکھا سرخ آنکھیں اور رف حلیہ

"ہوں... بس ایسے ہی، اور یہ تم نے کیا حلیہ بنایا ہوا ہے؟ "

"تمہاری شادی میں کام کر کر کے خوار ہو رہا ہوں دیکھ لو" وہ ہولے سے ہنسا

"اسفند ہمیشہ لڑکی کو ہی کیوں اپنا گھر چھوڑنا پڑتا ہے؟ "

"یہ تو رسمِ دنیا ہے۔۔ کبھی سنا ہے لڑکا رخصت ہو کے سسرال چلا گیا؟ "

"یہ کیسی عجیب رسمیں ہیں دنیا کی لڑکی ہی کیوں اپنا گھر چھوڑے جہاں وہ پیدا ہوئی، پلی بڑھی اپنا بچپن، لڑکپن، اپنی کامیابی ناکامی اپنے اچھے برے دیکھے ہوں" اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اسفند نے نظریں جھکا لی وہ اُسے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا اُس کے آنسو اُسے تکلیف دے رہے تھے اور ستم یہ تھا کہ وہ اُسے پونچھ بھی نہیں سکتا تھا وہ اُسے بتانا چاہتا تھا کہ اُس کے دل پہ کیا گزر رہی ہے لیکن ہر دفعہ اُسے اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ یاد آ جاتا

"قسم کھاؤ اسفند تم مائدہ کو کچھ نہیں بتاؤ گے اگر اُسکی بات پہلے سے نہ ہوئی ہوتی تب بات اور تھی، وعدہ کرو اسفند تم اُسکی شادی میں کوئی ہنگامہ نہیں کرو گے، اگر تم واقعی اُس سے محبت کرتے ہو تو اُسے عزت سے رخصت ہونے دو۔ تم وعدہ کرو اسفند میری تربیت پر کوئی حرف نہیں آنے دو گے، کسی کو خود پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں دو گے، تم محبت تو کر سکتے ہو بیٹا پر اُسے خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے "

"کہاں کھو گئے ؟" مائدہ نے اُس کا بازو ہلایا تو وہ چونکا

"ہاں.. نہیں.. کچھ نہیں۔۔یہ دیکھو" اُسنے جیب سے ایک مخملی ڈبی نکالی اور مائدہ کی طرف بڑھا دی

"یہ کیا ہے؟" اُسنے آنسو پونچھتے ہوئے پوچھا

"تمہارا گفٹ" صرف وہی جانتا تھا اور اس کا خدا کہ یہ کہتے ہوئے اُسے کتنی تکلیف ہوئی تھی

اُس نے ڈبی کھولی اندر گولڈ کا باریک سا چین تھا

"واؤ! یہ بہت خوبصورت ہے اسفند" وہ واقعی بہت پیارا تھا

"پسند آیا!" اسفند نے مسکرا کر پوچھا

"ہاں بہت.. شُکریہ اسفی "

"اچھا اب اندر چلو اگر کوئی جن بھوت چپک گیا تو "

"ڈراؤ تو نہیں آ رہی ہُوں" مائدہ اُٹھ کر اندر چلی گئی جب کے اسفند اُسے جاتا ہوا دیکھتا رہا

"بس کچھ ہی دنوں میں وہ اُسکی زندگی سے بھی چلی جائیگی لیکن دل سے.. دل سے نہیں نکل سکتی تھی۔۔یہ ناممکن بات تھی "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گلی میں رات بھر پھرتا ہے کوئی

گلے میں نیند کا تعویذ ڈالے !!..

جہاں ایک طرف شدید بارش کی وجہ سے نکاح کا فنکشن ملتوی کر دیا گیا، وہیں دوسری طرف اسفند شدید بخار کی حالت میں ساری رات سڑکوں پہ پھرتا رہا

کل رات برستی رہی ساون کی گھٹا بھی

اور ہم بھی تیری یاد میں دل کھول کے روئے !!

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مدو باہر آو" مائدہ سونے کے لیے لیٹی تھی کہ عمر کی کال آگئی

"وقت دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے دماغ ٹھیک ہے نا آپ کا" مائدہ نے بوکھلاتے ہوئے کہا

"ہاں ہاں ابھی صرف ڈھائی بج رہے ہیں.. مجھے تمہیں کچھ دکھانے لے کے جانا ہے "

"میں نہیں آرہی اگر کسی نے دیکھ لیا تو "

"کوئی نہیں دیکھے گا میں باہر گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔ جلدی آو" عمر نے کہہ کر کال کٹ کر دی

"اللہ کیا کروں میں" مائدہ نے اپنا سر پکڑ لیا پھر جلدی سے چادر اوڑھ کر باہر آگئی، عمر کی گاڑی سامنے کھڑی تھی

"کہاں جانا ہے یار کیوں میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہو" مائدہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پریشانی سے کہا

"ہائے.. نکاح delay ہو گیا نا، تو اسی غم میں میں نے سوچا تم سے مل لوں" عمر نے غمگیں ہونے کے ایکٹنگ کی ناکام کوشش کی

مائدہ نے اُسکی بات پہ قہقہہ لگایا

"چلو بھی اب کہاں جانا ہے؟ "

"سمندر پہ "

"تو سمندر پہ ہم شادی کے بعد بھی تو جا سکتے تھے "

"نہیں نا.. محبوبہ کے ساتھ جانے میں اور بیوی کے ساتھ جانے میں فرق ہوتا ہے "

اُسکی بات پہ مائدہ کا منہ کھل گیا

"بہت ہی کوئی چیپ ڈائیلاگ تھا یہ عمر "

"ہاہاہا پتہ ہے مجھے "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہکا تو بہت بہکا

سنبھلا تو ولی ٹھہرا

اس خاک کے پتلے کا

ہر رنگ نرالا !!...

اُس نے آنکھیں کھولی تو وہ چارپائی پر لیٹا تھا. اُس نے لیٹے لیٹے ہی کمرے کا جائزہ لیا، کمرے میں اس واحد چارپائی اور ایک مٹی کے مٹکے کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی. وہ کہنیوں کے بل بیٹھ گیا اُسکا سر بوجھل ہو رہا تھا وہ ابھی کشمکش میں ہی تھا کہ ایک بوڑھی اور نحیف سی آواز آئی

"اُٹھ گئے جوان" ایک سفید ریش شخص، سفید کُرتہ پہنے، ہاتھ میں تسبیح لیے اندر داخل ہوا، چہرے پہ بلا کا نور تھا مانو فرشتہ ہو، اسفند ساکت ہو گیا بوڑھے نے مٹکے سے مٹی کے پیالے میں پانی بھرا اور اُسکی طرف بڑھا دیا

"نہیں مجھے نہیں پینا پانی۔۔میں کہاں ہوں؟" وہ اُٹھنے لگا لیکن پھر چکرا کر بیٹھ گیا

"تم کل رات سڑک کے کنارے بے ہوش پڑے تھے, اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں" اسفند نے تکیے سے ٹیک لگا کے آنکھیں موند لی

"محبت کے ڈسے لگتے ہو "

"قسمت کا مارا ہوں بابا جی.. قسمت لے کر آئی ہے مجھے یہاں "

"قسمت تو خدا لکھتا ہے بچے اور وہ اپنے بندوں سے ستّر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے"

"پھر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا.. جو مجھے کبھی مل نہیں سکتی اُسی سے ہی کیوں مجھے پیار ہوا، یہ کیسی آزمائش ہے "

"محبت میں ظرف کو اعلیٰ کرنا پڑتا ہے، عشق تو خدا سے کیا جاتا ہے، انسان کا مقصد رضا الٰہی ہونا چاہیئے، رب راضی تو سب راضی" بوڑھے نے تحمّل سے کہا

"پر میں تھک گیا ہوں اس بے مقصد زندگی کا بوجھ ڈھوتے ڈھوتے، زبردستی کے اس

خول سے نکلنا چاہتا ہوں، کھل کے سانس لینا چاہتا ہوں، کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہوں جہاں میرے ساتھ میرے یہ احساسات نہ ہو، اپنے آپ کو تلاش کرنا چاہتا ہوں، کھو گیا ہوں میں کہیں، مجھے اپنا آپ نہیں مل رہا" اُس کے ضبط کا پیمانہ چھلک گیا تھا، وہ مضبوط مرد ہو کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا

"اللہ تمہیں ایسی محبت کے ذریعے اپنے قریب کرنا چاہتا ہے بچے.. تم نے وہ نہیں سنا خدا کہتا ہے کہ ایک تیری چاہت ہے ایک میری چاہت ہے، ہو گا تو وہ ہی جو میری چاہت ہے، پس اگر سپرد کر دیا تو نے اُس میں خود کو جو میری چاہت ہے تو دے دوں گا تُجھے وہی بھی جو تیری چاہت ہے.. بس تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے دینا"

"بابا جی دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا آسان ہے، پر جب خود پر گزرتی ہے تو پتہ چل جاتا ہے کہ صبر کرنا کتنا مشکل ہے" اسفند کی بات پہ وہ ہولے سے مسکرائے

"پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس ہنس کے ناصر

غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے

عشق میں میرے دل پہ بھی کڑی گزری ہے بچےّ، میں نے بھی چاہا تھا کسی کو پوجنے کی

حد تک، میری تو وہ بچپن کی منگ تھی، میرا عشق میرا غرور تھا، میں خدا کی ذات کو یکسر فراموش کر بیٹھا تھا.. وہ کہتے ہیں نا کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے تو بس وہی ہوا دھچکا مجھے تب لگا جب مجھے پتہ چلا وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے.. میرا غرور چکنا چور ہو گیا اُس نے مجھ سے مدد مانگی کے میں اور میں خود غرض ہو گیا کہ وہی تو میری غرض تھی، وہ روتی رہی تڑپتی رہی لیکن میں شادی کی تاریخ رکھوا کر تیاریوں میں مصروف ہو گیا.. اور شادی سے ایک رات پہلے اُس نہ حرام موت کو گلے لگا لیا" بوڑھے بابا کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی

" پھر اُس بے سکونی سے چھٹکارا پانے کے لئے میں یہاں آ گیا.. سب سے دور اپنے اللہ کے پاس.. تم صبر رکھو بچےّ اللہ نے تمہارے نصیب میں جو لکھا ہو گا وہ ہو کر ہی رہے گا، مکمل تو صرف خدا کی ذات ہے، کوئی نہ کوئی کمی تو ہر انسان میں ہوتی ہے "

" مدوا گر کبھی میں نہ رہا تو تم اکیلی مت رہنا شادی کر لینا" عمر جو کافی دیر سے کسی گہری سوچ میں تھا مائدہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

"کیا فضول باتیں کر رہے ہو میں آدھی رات کو سمندر پہ تمہارے ساتھ یہ باتیں سُننے

کے لئے نہیں آئی ہوں مجھے گھر چھوڑ دو واپس "مائدہ غصّے سے کہہ کر اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے اُٹھ کر جانے لگی، عمر نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر بٹھالیا

"میرا مطلب تھا۔۔۔۔ "

"تمہارا مطلب کچھ بھی ہو عمر لیکن تمہیں پتہ ہے تمھارے بغیر میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی "

"ہم فوجیوں کی زندگیوں کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی، اس لیے ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بھی ہر وقت کسی بھی حادثے کسی بھی خبر کے لئے خود کو ذہنی طور پر تیار رکھنا پڑتا ہے "عمر سوچ سوچ کر ایک ایک لفظ کہہ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عمر کل ہمارا نکاح ہے، تمہیں کبھی کچھ بھی نہیں ہو سکتا میری محبت اور دعائیں تمہیں ہر خطرے سے لڑنے کا حوصلہ دے گی، ہر پل تمہارے گرد تمہاری حفاظت کرے گی انشاءاللہ "

عمر نے بھی مسکرا کر انشاءاللہ کہا

"چلے اب دیر ہو رہی ہے "مائدہ نے فون میں ٹائم دیکھا ساڑھے تین بج رہے تھے

وہ لوگ گاڑی میں بیٹھنے لگے تھے کہ ایک کار آکر اُن کے پاس رُکی دو نقاب پوش لڑکے اُتر کر مائدہ کو چھیڑنے لگے

"یہ کیا بیہودگی ہے "عمر غصّے سے مائدہ کی طرف آیا

لڑکے نے گن نکالی اور مائدہ کی کنپٹی پہ رکھ دی

"چُپ چاپ لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو، کل آکر لے جانا "مارے خوف کے مائدہ کے منہ سے آواز تک نہیں نکل رہی تھی

اُسکی بات سن کر عمر کا خون کھول اٹھا، عمر نے کچھ سوچے سمجھے بغیر ہی زور سے اُسکی پیٹ پر لات ماردی جس سے اُسکی گن ہاتھ سے پسل کر نیچے گر گئی اس سے پہلے کے وہ گن اُٹھاتا عمر نے مکّو اور لاتوں سے مار مار کر براحال کر دیا، پیچھے کھڑے لڑکے نے گن نکال کر عمر پہ پیچھے سے گولی چلادی عمر جیسے ہی مڑا دھڑا دھڑ تین چار گولیاں عمر کے سینے کے آر پار ہوئی وہ زمین پر گر پڑا

"عمر۔۔"اُسے مائدہ کی چیخ سنائی دی اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا، اُسے محسوس ہوا مائدہ اُسے جھنجھوڑ رہی تھی وہ رو رہی تھی شاید اُس سے کچھ کہہ رہی تھی اُسے

آہستہ آہستہ آوازیں آنا بند ہو گئی اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا.. گھپ

اندھیرا ..

✨✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسفند فجر کی نماز اُن بابا جی کے ساتھ پڑھ کر گھر آیا تو غیر معمولی خاموشی کا احساس ہوا

"کوئی بھی نہیں اُٹھا ابھی تک ؟"اُس نے کچن میں کام کرتی ملازمہ سے پوچھا

"نہیں صاحب سب ہسپتال گئے ہوئے ہیں "

"ہسپتال.. کیوں کیا ہوا امی ماموں سب ٹھیک ہیں ؟ "

"وہ صاحب عمر صاحب ہسپتال میں ہے اُن کو شاید "...

وہ ملازمہ کی بات آدھی سن کر باہر کی طرف بھاگا

جیسے ہی ہسپتال پہنچا عمیر اُسے راہداری میں ملا باہر کی طرف جارہا تھا

"اسفی بھائی۔۔"عمیر نے اُسے ریسیپشن پہ کھڑے دیکھ کر آواز لگائی آواز سن کر وہ اس طرف بھاگا آیا

"عمیر کیا ہوا ہے عمر کو۔۔؟وہ ٹھیک تو ہے نا؟کہاں پہ ہے؟ "

"اصفی بھائی وہ مائدہ آپی کے ساتھ باہر گئے تھے کہیں راستے میں کچھ لڑکوں کے ساتھ ہاتھاپائی ہوئی اُن کے پاس گن تھی اُنہوں نے عمر بھائی پہ گولی چلادی"عمیر اسفند کے گلے لگ کر بچّوں کی طرح رونے لگا,آتے جاتے لوگ اُنہیں ترحم بھری نگاہوں سے دیکھتے

"اب کہاں ہے وہ؟ "

"آپریشن تھیٹر میں "

"چلو "

"عمیر تم سب کو گھر لے جاؤ میں ہوں یہاں"کافی دیر بعد اسفند نے کہا

"نہیں میں عمر کو چھوڑ کر نہیں جاؤ نگی" مائدہ نے بچوں کی طرح سہم کر کہا

آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹرز نکل کر آئیں

"ڈاکٹر عمر "...

"خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا.. آئی ایم سوری ہم نے پوری کوشش کی لیکن ہم بچا نہیں پائے..." ڈاکٹر اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا لیکن اُسے آس پاس کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھی، یہ کیسی خبر تھی، اگر چھت گر گئی ہوتی تو بھی اتنی تکلیف نا ہوتی جتنی یہ خبر سن کے ہوئی تھی..

✨✨✨✨

آج پھر محرومیوں کی داستانیں اوڑھ کر

خاک میں سونے لگے ہیں میں، محبت اور تم !!..

عفت (عمر کی ماں) پر تو غشی طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہوش میں آتی، عمر کو بلاتی، پُکارتی پھر بے ہوش ہو جاتی، گھر میں سب کی حالت غیر تھی، جوان موت ہو گئی تھی۔ مائدہ کے آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا تھا، وہ ابھی تک شاکڈ تھی، ایک نقطے پر نظریں مرکوز کئے گم صم سی بیٹھی تھی، لیکن جب جنازہ اٹھانے مرد اندر آئے تو وہ یوں دھاڑے مار مار کر روئی کہ ہر آنکھ اشکبار ہوئی، ہر روح تڑپ اٹھی، اور پھر جو بے ہوش ہوئی تو دو دن بعد ہوش میں آئی، پھر گھنٹوں بیٹھی خلا میں گھورتی رہتی

✨✨✨✨

چاہتوں کی بساط پر محسن

دِل بڑی مشکلوں سے ہارا ہے !!..

وقت کا کام گزرنا ہوتا ہے سو وہ اپنا کام تیز رفتاری سے کر رہا تھا۔ سب کے زخم آہستہ

آہستہ مندمل ہوتے گئے، مائدہ نے پھر سے یونیورسٹی جوائن کرلی، اسفند ہاسپٹل جانے لگا سب اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے، مائدہ کی چُپ گہری خاموشی میں بدل گئی تھی. جب دعا کرنے بیٹھ جاتی تو گھنٹوں روتی رہتی کیوں کہ جس کی سلامتی کی وہ دعائیں مانگا کرتی تھی وہ تو منوں مٹی تلے چین کی نیند سو چکا تھا. عمیر اب زیادہ نہیں آتا تھا کیوں کہ عفت بیگم کی طبیعت زیادہ تر ناساز رہتی، لیکن جب آتا بھی تو زیادہ بات نہیں کرتا تھا اور اب تو مشام کے ساتھ لڑتا بھی نہیں تھا، مشام کوشش کرتی کہ وہ کچھ بولے اُس کے ساتھ پہلے جیسا جھگڑا کرے چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھنٹوں بحث کرے

"عمیر میں بور ہو رہی ہوں چلو بیڈ منٹن کھیلے؟" مشام نے اُسکا ذہن بٹانے کے لئے کہا

"نہیں مشی مجھے دیر ہو جائے گی اسفی بھائی نے کہا تھا شام میں امی کو چیک اپ کے لئے لے کر آنا تو ہاسپٹل بھی جانا ہے" عمیر نے آسودہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

عمر کی موت کو چند مہینے ہوئے تھے ان چند مہینوں میں وہ کافی بڑا ہو گیا تھا، زمہ دار ہو گیا تھا، وہ زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے والا لااُبالی سالڑکا کہاں ان زمہ داریوں کا عادی تھا

"مجھے پہلے والا عمیر چاہیئے اور اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑا میں کرونگی "

NEW ERA MAGAZINE .com

"پہلے جیسا تو اب کچھ بھی نہیں رہا مشی "

"پتہ ہے مجھے لیکن ہم کوشش تو کر سکتے ہیں ناخوش رہنے کی "

"مشی اب دل ہی نہیں کرتا کسی بھی بات پہ مسکرانے کو، کوئی بھی خوشی منانے کو "

"جانا تو ہم سب کو ہے عمیر آج نہیں تو کل سب نے جانا ہیں میں بھی جاؤ نگی۔۔۔ "

"مشام..."عمیر نے غصّے سے کہہ کر اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا زندگی میں پہلی بار عمیر نے اُسے اُس کے پورے نام سے پُکارا تھا اِسکی جانے والی بات پہ عمیر کا ریکشن اُس کے لئے حیران کن بات تھی، عمیر اُس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر تیزی سے نکل گیا

"عمیر سنو تو..."وہ پیچھے سے پُکارتی رہ گئی لیکن وہ چلا گیا

اسفند تم نے کیوں مارا میرے عمر کو "

"مدو میں۔۔۔"وہ ہکا بکا کھڑا تھا

"کیا ملا تمہیں اُسے مار کر ہاں.. بتاؤ مجھے کیا ملا تمہیں، کیا بگاڑا تھا اُس نے تمہارا، تم نے زندگی برباد کردی میری میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی.. تم قاتل ہو میرے

عمر کے، میری خوشیوں کے.. قاتل ہو تم.. قاتل ہو، خونی ہو اسفند تم قاتل ہو میں تمہیں کبھی معاف بھی کرونگی اسفند تم قاتل ہو.."مائدہ اُسے جھنجھوڑ رہی تھی وہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی اور اُس سے دور جارہی تھی وہ اُسے روکنا چاہ رہا تھا"نہیں مدو۔۔ نہیں مم۔۔ میں نے نہیں مدو میں....."وہ اُسے روکنا چاہ رہا تھا اُسے بتانا چاہتا تھا کہ اُس نے نہیں مارا ہے عمر کو لیکن وہ اُس سے دور ہوتی جارہی تھی"نہیں مدو نہیں۔۔۔" اُس کی آنکھ جھٹکے سے کھل گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨

"عمیر مجھے بات کرنی ہے تم سے"عفت بیگم لاونج میں بیٹھی تھی جب عمیر اپنے کمرے سے نکل رہا تھا

"جی امی" وہ اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا

"بیٹا میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں مشام کو تمہاری دلہن بناؤں، اگر میں سلمان بھائی سے بات کروں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں "

"امی..." مارے حیرت کے اُس کے منہ سے صرف امی ہی نکل پایا تھا، وہ بہت حیران تھا وہ اُنہیں کیسے بتاتا کہ اُس کی بھی یہی خواہش ہے

"میں تمہیں فورس نہیں کر رہی اگر تمہیں کوئی اور پسند ہے تو بتا دو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا میں تو بس اس گھر کو آباد کرنا چاہتی ہوں" اُنہوں نے بہت غمگیں لہجے میں کہا

"نہیں امی مجھے کوئی نہیں پسند.. آپ کی پسند میری پسند" عمیر نے اُن کا ہاتھ محبت سے تھام لیا، عمر کے جانے کے بعد وہ بہت بیمار رہنے لگی تھی، اس وقت بہت کمزور لگ رہی تھی

"بس لوگوں کی وجہ سے پریشان ہوں بہت "

"کیوں کیا ہوا کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟؟" عمر کے جانے کے بعد دور پار کے دوست

احباب بہت آنا شروع ہو گیے تھے

"بس بیٹا کہتے ہے کہ ایک بہن تو ایک بیٹا کھا گئی، اب کیوں اپنے چھوٹے بیٹے کے جان کی دشمن بنی ہو وہ لڑکیاں ہی منحوس ہے" وہ بہت رنجیدہ تھی

"امی.. آپ کو تو پتہ ہے لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے، اور ویسے بھی کوئی کسی کی وجہ سے نہیں مرتا، یہ منحوس کچھ نہیں ہوتا بہت ہی خراب ذہنیت ہے لوگوں کی" عمیر نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا

"پتہ ہے مجھے بیٹا جب ہی تو تمہیں کہہ رہی ہوں کل لے جانا مجھے وہاں" اُنہوں نے پیار سے عمیر کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، عمیر مسکرایا

✨✨✨✨

"یہ خواب پتہ نہیں کب میرا پیچھا چھوڑے گی ممّی "

"اسفی تم کیوں خود کو عمر کی موت کا ذمدار ٹھہرا رہے ہو، وہ ایک حادثہ تھا بھولنے کی

کوشش کرو میرا بچہ "عمر کی موت کے بعد اسفند کو یہ خواب آنا شروع ہوئے تھے اور جس رات وہ یہ خواب دیکھتا وہ دن اُس پر بہت بھاری گزرتا سارا دن بخار میں تپتا رہتا اب بھی وہ ربیعہ کی گود میں سر رکھ کے لیٹا تھا

"میں نے تو کبھی اُسے دعا میں بھی اپنے لئے نہیں مانگا تھا، اگر کچھ مانگا تھا تو وہ اپنا سکون اور اُس کی خوشی، لیکن پتہ نہیں کیوں اِک بوجھ سا آگیا ہے دل پر ایسے لگتا ہے جیسے عمر کو میں نے مارا ہو، مائدہ سے اُسکی خوشیاں میں نے چھین لی ہو" شدّت ضبط سے اُس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی، بات کرتے کرتے اُس کا گلہ رندھ گیا تھا

"بیٹا تم مجرم تب ہوتے جب تم مائدہ کو حاصل کرنے کے لئے کوئی غلط قدم اُٹھاتے، لیکن تم نے تو ایسا کچھ نہیں کیا ہے یہاں تک کہ تم نے تو کبھی اُسے دعا میں بھی اپنے لئے نہیں مانگا ہے، تو پھر یہ پشیمانی کیوں..؟ "

"سچ ممی؟؟ "

"ہاں بیٹا تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں جو ہوا اُسے ہونا ہی تھا، تقدیر میں یہی لکھا تھا "

"آپکی باتوں سے مجھے بہت حوصلہ مل جاتا ہے "

"تم آرام کرو ابھی شام میں پھر مجھے بھائی کے گھر چھوڑ دینا اُنہوں نے بُلایا ہے "

"جی اچھا می "

✨✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کل عفت آئی تھی "

"خیریت تھی بھائی جان؟"ربیعہ نے پوچھا، سلمان صاحب نے اُنکو ڈنر پہ بُلایا تھا، ڈنر کے بعد وہ، ربیعہ اور بشریٰ لاؤنج میں بیٹھے تھے

"اُنہوں نے عمیر کے لئے مشام کا ہاتھ مانگا ہے.. میری دلی خواہش تھی کہ مشام اسفند کی دلہن بنے، تم کیا کہتی ہو؟؟ "

"وہ بھائی جان مشام اور مائدہ دونوں مجھے بہت عزیز ہے لیکن..."ربیعہ بات کرتے ہچکچا رہی تھی

"لیکن کیا ربیعہ.."بشریٰ نے نرمی سے پوچھا

"مشام تو چھوٹی ہے اور پھر اسفند کو وہ بہنوں کی طرح عزیز ہے"ربیعہ کی بات پر وہ دونوں خاموش ہوئے چند لمحوں بعد جب لاؤنج میں خاموشی چھائی رہی تو ربیعہ گویا ہوئی

"بھائی جان آپ عفت کو ہاں کر دیں، میں مشام کو نہیں مائدہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں"
اُس کی بات پہ سلمان بہت خوش ہوئے لیکن بشریٰ خاموش رہی

"کیا ہوا بھابھی آپ..اتنی چُپ کیوں ہوئی میری بات بری لگی کیا"ربیعہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا

"مائدہ نہیں مانے گی.."اُس نے پریشانی سے کہا

"آپ فکر نہیں کریں آپ بات کرلیں آرام سے میں بھی بات کرلوں گی..بچی ہے مان جائے گی"بشریٰ بہت فکر مند تھی کیوں کہ مائدہ اس سے پہلے بھی دو تین پروپوزل

ریجیکٹ کر چکی تھیں، اب اسفند کے لئے پتہ نہیں کیسا react کرے

✨✨✨✨

"تمہی کو خاص رکھا ہے،

تمہی مخصوص ٹھہرے ہو ! .

جگہ اب بھی وہی پہلی،

عنایت پہلے جیسی ہے !! .

سنو! کیا خوف ہے تم کو

اگرچہ لوٹنا چاہو !! .

تمہارے واسطے اب بھی،

رعایت پہلے جیسی ہے !! .

ابھی بھی منتظر ہوں میں،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی بھی تیری خواہش ہے

یہاں کچھ بھی نہیں بدلا،

روایت پہلے جیسی ہے "!!.

اسفند نے ڈائری بند کرلی،اور کرسی کی پُشت پہ سر ٹکا کر آنکھیں موندلی

✨✨✨✨

"بھابھی آپ ایسا کیسے کرسکتی ہیں؟"عمیر کے چچا، چی عثمان اور ثانیہ پاکستان آئیں ہوئے تھیں اور ثانیہ کو عمیر اور مشام کا جوڑ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا وہ تو اپنی بیٹی فرحین (جو اُنہوں نے اپنے بھائی بھابھی سے لے لی تھی) کے لئے عمیر کا سوچ کر آئے تھے کیوں کہ وہ لوگ پاکستان شفٹ ہونے کا ارادہ رکھتے تھے،یہی اپنا بزنس وائنڈاپ کر کے پاکستان میں رہنا چاہتے تھے

"کیوں اس میں نامناسب کیا ہے"اُنہوں نے نا سمجھتے ہوئے پوچھا

"ایک بہن ایک بیٹا کھا گئی اب دوسری کی وجہ سے عمیر کو کچھ ہو گیا تو "

.....

"اللہ نہ کرے ثانیہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم.."اُنہوں نے تیزی سے اسکی بات

کاٹتے ہوئے کہا

" نہیں وہ میرا یہ مطلب نہیں تھا بھابھی" وہ خجل سی ہوئی

"جو بھی مطلب تھا تمہارا ثانیہ لیکن مجھے تم سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی، اتنے سال کینیڈا میں رہ کر بھی تمہاری سوچ ایسی ہے افسوس ہوا مجھے "عفت سے تاسف سے کہا

"نہیں میں تو کہہ رہی تھی کہ لوگ کیا کہیں گے "

"لوگوں کا تو کام ہی ہے باتیں بنانا، لیکن اب غیروں کے ڈر سے میں اپنے بچّے کی خوشیاں تو نہیں چھین سکتی نا اُس سے "

"کیا مطلب یہ رشتہ عمیر کے کہنے پہ آپ کر رہی ہیں؟ "

"نہیں ثانیہ عمیر تو میرا فرمانبردار بیٹا ہے جس سے بھی کہہ دوں کر لے گا اُس سے شادی لیکن مشام کے لئے اُس کی پسندیدگی کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے، عمر ہوتا تو تب بھی میرا یہی ارادہ تھا" عمر کے ذکر پر انکی آنکھیں نم ہوئی

"بھابھی..." عفت کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر ثانیہ نے نرمی سے اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے تسلی دی تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨

"اسفند۔۔" ربیعہ نے اُس کے دروازے پہ دستک دیتے ہوئے آواز دی

"آجائیں.." ربیعہ نے دروازہ کھولا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہسپتال کے لئے تیار ہو رہا تھا

"اسفی بیٹا ابھی جاتے ہوئے مجھے بھائی کی طرف چھوڑ دینا "

"کیوں خیریت ہے سب ممی..؟" اُس نے پوچھا

"ہاں مشی کی شادی کی شاپنگ پہ جانا ہے بھابھی کے ساتھ، بہت کم دن رہ گئے ہیں شادی میں "

"جی اچھا آپ تیار ہو جائے میں ریڈی ہوں بس نکلتے ہیں" اسفند نے ٹیبل پر سے اپنا وولٹ اور گاڑی کی چابیاں اُٹھاتے ہوئے کہا

"وہ.."ربیعہ بات کرتے کرتے خاموش ہو گئی

"آپ چُپ کیوں ہو گئی کہیں کچھ کہنا تھا؟ "

"وہ اسفی.. میں سوچ رہی تھی مشام کی شادی خیریت سے ہو جائیں پھر میں بھائی سے بات کروں گی "

"کس سلسلے میں"وہ نہیں سمجھا تھا

"تمہاری اور مائدہ کے رشتے کی بات "

"ممی میں نہیں چاہتا مدو مجھ سے بد گمان ہو جائے،نہ جانے کیا سوچے گی پھر میرے بارے میں "

"نہیں ہو گی بد گمان وہ سب میں سنبھال لو نگی تم فکر مت کرو"ربیعہ کی بات سے اُسے تھوڑی تسلّی ہوئی

"اچھا ٹھیک ہے"اُس نے مسکراتے ہوئے کہا

✨✨✨✨

"کیا! پھپھو نے ایسا سوچا بھی کیسے؟" مائدہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ماں کو دیکھ رہی تھی

"ربیعہ نے کچھ غلط تو نہیں کہا ہے.. بیٹا وہ تمہاری پھپھو ہے اور اچھا ہی سوچے گی تمہارے لئے" بشریٰ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

"نہیں امی، کوئی نہیں کرتا مجھ سے پیار کسی کو نہیں ہے میری فکر، سب.. امی سب ترس کھا رہے ہیں مجھ پر" مائدہ رو رہی تھی

"نہیں بیٹا تم غلط سمجھ رہی ہو.. یہ تو اسفند کی خواہش ہے" بشریٰ نے آہستہ سے کہا

"کیا..؟؟" مائدہ کو یقین نہیں آیا

"امی۔۔امی آپ کہہ دیں کہ آپ مذاق کر رہی ہے، اسفند ایسا نہیں کر سکتا" اُس نے بے یقینی سے کہا

"نہیں بیٹا وہ تمہیں پسند کرتا ہے اور۔۔ "

"بس کر دیں امی، آپ پلیز جائے یہاں سے" اُس نے بے دردی سے آنسو صاف کئے

اور بشریٰ کے نکلتے ہی اسفند کو کال کی جو اُس نے دوسری بیل پر ہی اُٹھا دی

"اسفند کیا یہ سچ ہے جو ابھی امی نے کہا؟" اسفند کی آواز سنتے ہی اُس نے پوچھا

"کیا کہا ہے ممانی نے؟" اسفند نے نا سمجھی سے پوچھا

"تُم نے پھپھو کو بیجھا ہے ہمارے رشتے کی بات کرنے؟" اُس کی بات پہ اسفند خاموش ہو گیا

"بولو اسفند کیا یہ سچ ہے؟ "

"ہاں مدو یہ سچ ہے لیکن تم مجھے وضاحت کا موقع تو دو میں سب بتاتا ہوں تمہیں "

"نہیں اصفی مجھے لگا تھا، دنیا میں ایک تم ہی تو ہو جو میرا مذاق نہیں اُڑاو گے، میں تو بچپن سے ہی عمر سے منسوب تھی پھر تم نے ایسا سوچا بھی کیسے، یا اب تمہیں لگا کہ کوئی اب مجھ سے شادی نہیں کرے گا تو کیوں نہ تم ہی سہی "

"تُم غلط سمجھ رہی مائدہ" اُس نے بے بسی سے کہا

"میں صحیح سمجھ رہی ہوں بلکل اسفند آئندہ کبھی میرے سامنے مت آنا، مجھے بہت برا لگے گا" اُس نے بے دردی سے آنسو رگڑے، لیکن آنسو پھر اُبل کر پلکوں پر سے

ہوتے ہوئے چہرے پہ لڑک گئے

"تُم خامخواہ گمان ہو رہی ہو مجھ سے مجھے بولنے کا موقع تو دو خدا کے واسطے مائدہ" اسفند نے زندگی میں آج پہلی بار خود کو جتنا بےبس محسوس کیا اتنا پہلے کبھی نہیں کیا تھا، لیکن مائدہ فون کاٹ چکی تھی، اُس نے مائدہ کو کھو دیا تھا اور یہ بہت تکلیف دہ تھا۔۔

✨✨✨✨

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسفند اپنی ڈائری کے اوراق پلٹ رہا تھا، اس غزل پہ آ کے رک گیا

"بہتی ہوئی آنکھوں کی روانی میں مرے ہیں

کچھ خواب میرے عین جوانی میں مرے ہیں

کچھ تُجھ سے یہ دوری بھی مجھے مار گئی ہے

کچھ جذبے میرے نقل مکانی میں مرے ہیں

اس عشق نے آخر ہمیں برباد کیا ہے

ہم لوگ اسی کھولتے پانی میں مرے ہیں

قبروں میں نہیں ہم کو کتابوں میں اُتارو

ہم لوگ محبت کی کہانی میں مرے ہیں "!!..

پھر شکست خوردہ سا بیٹھا تھا، پھر اُٹھ کھڑا ہوا کہ ابھی اُسے بہت کچھ کرنا تھا، مائدہ کا دل صاف کرنا تھا وہ یوں ہمت ہار کہ سب کچھ چھوڑ کے کونے میں چُپ کے نہیں بیٹھ سکتا تھا، اپنی محبت کی یوں تذلیل برداشت نہیں کر سکتا تھا، وہ اپنی محبت کی بے قدری پہ آزردہ تھا لیکن کچھ بھی کر کے اُسے سب کچھ ٹھیک کرنا تھا، وہ مائدہ کو ایسے نہیں کھو سکتا تھا۔۔

✨✨✨✨

"ممی پلیز مجھے جانے دیں، بس کچھ مہینوں کی تو بات ہے پھر واپس آجاونگا" اُس نے منت کی

"تو جاؤ گے کہاں؟"ربیعہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

"کہیں بھی چلا جاؤنگا لیکن اگر یہاں رہا تو پاگل ہو جاؤنگا"اسفند اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھ گیا

"نہیں بیٹا تم اس وقت کمزور نہیں پڑ سکتے، محبت تو طاقت بنتی ہے تو تم اتنے کمزور کیوں پڑ رہے ہو،"ربیعہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

"ہاں میں ہُوں کمزور، ہوں میں بُزدل، اب نہیں ہو رہا مجھ سے.."وہ بہت سٹریس میں تھا

"تم مائدہ سے بات کرنے کی کوشش کرو بیٹا "

"نہیں سن رہی وہ میری بات، نا وہ فون اُٹھا رہی ہے نا میسیج کا جواب دے رہی ہے اور اگر ملنے جاؤں تو ملتی بھی نہیں ہے، میں اُسے صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میری محبت غلط نہیں ہے، اور نا ہی میری نیّت، "

"اور اگر تم چلے جاؤ گے اس طرح ہمت ہار کر تو اُسے کون بتائے گا کہ تم غلط نہیں ہو؟ ہاں!"دیکھو بیٹا محبت کرنا تو آسان ہے لیکن اسے نبھانا بہت ہی مشکل، اور پھر تمہاری

محبت تو یکطرفہ بھی ہے، یہ یکطرفہ محبتیں بہت ازّیت دیتی ہیں، کوئی دوسرا آپ کے جذبات نہیں سمجھ سکتا، اس کی قدر نہیں کر سکتا اب اگر محبت کی ہے تو اس پہ ثابت قدم رہو، اس قدر مایوسی اور نااُمیدی اچھی نہیں ہوتی، اس حقیقت پر یقین رکھو کہ جو زمین سے نہیں ہوتا وہ آسماں سے ہوتا ہے مگر ضرور ہوتا ہے""اُنہوں نے اسفند کو سمجھانے کی کوشش کی

"اچھا اب زیادہ سوچوں نہیں تم آرام کرو، میں تمھارے لیے دودھ بجھواتی ہوں" ربیعہ خود بہت اُداس تھی بیٹے کی اِس حالت پر، اِسے بیڈ پر لٹا کر لائٹس آف کر کے کمرے سے نکل گئ

وہ انگلیوں سے کنپٹی کو مسل رہا تھا

"میں ایسا کیا کروں کہ اُسے مجھ پر یقین آجائے"..اُس کا ذہن بہت اُلجھا ہوا تھا. وہ اُٹھ کر اندھیرے کمرے میں چکر کاٹنے لگا...

✨✨✨✨

سنو گے داستانِ غم لکھوں میں؟؟

تمہیں تم، خود کو میں، یا ہم لکھوں میں؟؟

یہی بہتر ہے ہم دونوں کے حق میں

کہ جتنا ہو سکے کم کم لکھوں میں

نہ جانے کیوں میرا جی چاہتا ہے

تیرا قصہ بہت پُرنم لکھوں میں

یونہی ہوتی رہے شعروں کی آمد

تمہیں سوچوں، تمہیں ہر دم لکھوں میں

ذرا دم لے طبیعت کی یہ عجلت

ذرا ٹھہروں ذرا تھم تھم لکھوں میں

تیری باتیں زمانے کو سناؤں؟؟

ہوئی جو "گفتگو باہم" لکھوں میں؟؟

✨✨✨✨

وہ ایک بار پھر اُس جنگل نُما علاقے میں بابا جی کے سامنے بیٹھا تھا

"تو اب تم کیا چاہتے ہو" بابا جی نے تحمل سے پوچھا

"بابا جی میں اُس کے دل میں آئی اپنے لیے بدگمانی کو دور کرنا چاہتا ہوں،"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم کر پاؤ گے؟ "

"نہیں بابا جی، اُس کے خفا ہونے سے میری ساری ہمت ختم ہو گئی ہے "

"اپنی محبت کو اپنی طاقت بناؤ، اپنی کمزوری نہیں "

"مجھے لگتا ہے کہ میری محبت ہی میری سب سے بڑی کمزوری ہے، ڈر لگتا ھے اُس کو کھونے سے، اُس کے دور جانے سے "

"وہ اب تک بھی تو تم سے دور تھی نا، تمہاری نہیں تھی کسی اور کی تھی اور وہ اب بھی تمہاری نہیں ہے، پھر یہ ڈر یہ خوف کیوں؟ "

"لیکن اب وہ میری ہو سکتی ہے اگر وہ چاہے تو۔۔ "

"دیکھو بیٹا، محبت میں مرضیاں نہیں چلتی، اِن کی مرضی سے چلنا پڑتا ہے، گرنا بھی پڑتا ہے لیکن پھر خود ہی اٹھنا پڑتا ہے، اور تمہاری محبت تو تھی بھی یکطرفہ، صرف یکطرفہ ہی نہیں لاحاصل بھی۔۔ لیکن تم نے اُسے پانے کے لیے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا، غلط راہ اختیار نہیں کی،۔۔دیکھو بچے محبت کرنا نا کرنا ہمارے بس میں نہیں ہوتا، یہ تو ایک فطری عمل ہے، ایک لمحہ ایسا آتا ہے جب ہم اُس کمزور لمحے کے سحر میں اپنا دل کسی کو دے بیٹھتے ہیں اور اس بات کا احساس ہمیں کبھی کبھار دیر سے بھی ہوتا ہے، ہمیں لگتا ہے وہ انسان ہماری عادت بن چکا ہے پر اصل میں وہ ہماری محبت بن چکا ہوتا ہے، محبت میں زبردستی نہیں ہوتی اگر محبوب کے انکار کی وجہ کوئی دوسرا شخص ہے تو پھر انسان کو خود ہی اپنے قدم روک لینے چاہیئے، یہ تکلیف دہ ہوگا مگر کچھ عرصے تک، لیکن اگر محبوب کے انکار کی وجہ کوئی دوسرا انسان نہیں، اُس کی خواہشات، خواب یا دوسری مجبوریاں ہیں تو پھر انسان کو کوشش کرتے رہنا چاہیے "

"باباجی کوئی آثار ہی نظر نہیں آتے، نااُمید ہو گیا ہوں "

"اُمید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیئے، جو باتیں ہمیں مشکل اور ناممکن لگتی ہیں وہ خدا کے لئے ناممکن نہیں ہوتی، وہ تو دلوں کا حال جانتا ہے اور نیّتوں سے واقف ہے"

✨✨✨✨

کہیں میں دیر سے پہنچوں تو یاد آتا ہے
کہیں میں وقت سے پہلے بھی جایا کرتا تھا

میں اس کے عشق میں پاگل تھا پھر بھی دل میرا
مرے خلوص پہ تہمت لگایا کرتا تھا!..

مشام اور عمیر کی شادی پہ بہت دنوں بعد سب اکھٹے ہوئے تھے، عفت بیگم آنکھیں بار بار نم ہو جاتی تھی، مشام، عمیر، فرحین اور اسفند لاؤنج میں بیٹھے تھے صرف مائدہ اپنے کمرے میں تھی، وہ بہت کم ہی نکلتی تھی اب کمرے سے، اُس نے ڈگری لے لی تھی اب وہ پریکٹس کے لئے کورٹ جاتی تھی. "مائدہ آپی کہاں ہے؟" فرحین نے پوچھا

"اپنے روم میں تھی تھوڑی دیر پہلے" مشام نے کہا

"اچھا میں بلا کر لاتی ہُوں" فرحین اُٹھی

"رکو فرحین۔۔میں بلا کر لاتا ہُوں" عمیر فرحین کو روک کر خود مائدہ کے کمرے کی طرف چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں اندر آسکتا ہوں مدو آپی" عمیر نے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا،

کمرے کی لائٹ آف تھی، مائدہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی لیمپ کی زرد روشنی میں ایک فائل اسٹڈی کر رہی تھی

"ہاں ہاں آجاؤ" مائدہ نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ آہستہ سے چل کر اسٹڈی ٹیبل کے پاس بیڈ کے ایک کونے پہ بیٹھ گیا

"ٹھیک سے بیٹھو" مائدہ نے اُسکی طرف اپنی کرسی کی

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔وہ مدو آپی.." عمیر ہچکچایا

"کیا بات ہے عمیر کھل کے بولو "

"آپی آپ بڑی ہیں مجھ سے مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا آپ کے پرسنل معاملات میں بولنے کا لیکن آپ ٹھیک نہیں کر رہی، "

"کیا ٹھیک نہیں کر رہی میں، میں سمجھی نہیں" مائدہ نے نہ سمجھتے ہوئے پوچھا

"وہ آپی۔۔میں.. میرا مطلب تھا "

"عمیر اب جب بات کرنے کی ہمت کر ہی لی ہے تو بے خوف ہو کے کہو، میں کچھ نہیں کہوں" مائدہ کے مسکرانے سے اُسے تھوڑا حوصلہ ملا

"دیکھیں آپی عمر بھائی کے جانے کے بعد کچھ بھی ویسا نہیں رہا، یہ بہت تکلیف دہ ہے لیکن ہمیں ہمت کرنا ہو گی، آپ اتنی سلفش تو نہیں ہو سکتی، آپ صرف اپنا کیوں سوچ رہی ہیں، اپنے سے جُڑے لوگوں کے بارے میں بھی تو سوچیں، پھپھو کے بارے میں سوچیں وہ آپکی اس حالت کی وجہ سے کتنی پریشان ہیں "

"اچھا اب ذرا یہ بھی تو بتادو میری کس حالت کی وجہ سے؟" مائدہ نے آرام سے پوچھا

"آپ نے خود کو کمرے تک محدود کر دیا ہے، نہ کسی سے مِلتی ہے نہ بات کرتی ہیں ایسا کب تک کرینگی آپ "

"جب تک میں اس پچھتاوے سے نکل نہ جاؤں "

"کس پچھتاوے سے آپی "

"کاش میں نے اُس رات عمر کو منع کیا ہوتا.. کاش میں نہ چلی گئی ہوتی اُس کے ساتھ تو وہ آج زندہ ہمارے ساتھ ہوتا" اُس کا گلا رندھ گیا تھا اور پلکیں بھیگنے لگیں، عمیر نے بھی آنکھوں کے کناروں پہ آئی نمی کو بمشکل اندر دھکیلا

"نہیں آپی.. کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی، ہم چاہ کر بھی اُنہیں نہیں روک سکتے اُنہیں ہوتا ہے ہر حال میں، ہر قیمت پر اور اُسے نصیب کہتے ہیں "

"لیکن میں منع تو کر"..

"نہیں آپ منع نہیں کر سکتی تھی اگر کر سکتی تو کر چکی ہوتی۔۔ میں نے کہا نا وہ سب لکھا جا چکا تھا اُسے ہونا تھا، آپ نے کیوں خود پر خوشیاں حرام کر رکھی ہے، کیوں خود کو ان

اندھیروں کا ساتھی بنایا ہے"

" یہ اندھیرے میرے نصیب میں لکھے جا چکے ہیں" اُس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا،

"ہر گز نہیں۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو آپی، نکالیں خود کو اس خدا ذیتی، یہ آپکا نصیب ہر گز نہیں ہے ،ان سب سے نکل کر تو دیکھیں ایک روشن صبح آپکا انتظار کر رہا ہے، بہت ساری خوشیاں آپکی منتظر ہیں، بہت سے لوگ ہے جو آپکے چہرے کی مسکان دیکھ کر جیتے ہیں، جانے والا تو جا چکا اب اُن زندوں کو کیوں جیتے جی مار رہی ہیں آپ اُنکا کیا قصور ہے ہاں ؟ آپی پلیز یہ سب آپ کو بھی تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دے رہی، ختم کر دیں اب بس کر دیں ایسا نہ ہو آپ تنہا رہ جائے، اب جو بھی محبت سے آپ کی طرف ہاتھ بڑھائے اُسے تھام لیجئے گا، ختم کر دیں اپنی یہ خود ساختہ سزا۔۔بس کر دیں اب۔۔ آپ مل لیں اسفند بھائی سے، وہ بہت چاہتے ہیں آپ کو"

اور مائدہ روتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی، عمیر مائدہ کو سنبھالنے لگا وہ دونوں رو رہے تھے، دل کا بوجھ ہلکا کرنے، آخری بار رونے !!

"ہاں میں ملونگی اُس سے، بہت ستایا ہے میں نے اُسے، مجھے معلوم ہے اسفند برا نہیں ہے" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

✨✨✨✨

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

"مائدہ بچے اسفند کو کہیں دیکھا ہے؟"عمیر اور مشام کا ولیمہ تھا،اور مائدہ اُن دونوں کے پاس اسٹیج پہ بیٹھی تھی جب ربیعہ اُن کے پاس آئی،

"نہیں پھپھو کیوں کہاں چلا گیا ہے وہ؟"مائدہ نے پریشانی سے پوچھا،وہ خود بھی بہت پریشان تھی."میں کال کرتا ہوں آپ پریشان مت ہو"عمیر نے فون نکالا

"جانے سے پہلے کچھ بتایا تھا؟" مائدہ نے پوچھا

ہاں اسفند کو ہاسپٹل سے کال آئی تھی اور ایمر جنسی میں ہاسپٹل آنے کا کہا تھا, لیکن وہ تو شام میں گیا تھا میں سمجھی اب تک آ گیا ہو گا، اور فون بھی بند ہے" وہ بہت پریشان تھی، مائدہ اُن کو بٹھا کر پانی لینے گئی

"یہ ڈاکٹر اسفند یار کا گھر ہے؟" دو باوردی پولیس آئے کھڑے تھے، انکی آواز پہ سب کو سانپ سونگ گیا، ایک دم خاموشی چھا گئی

"جی سب خیریت تو ہے انسپکٹر صاحب" عمیرا سٹیج سے اُتر کر اُنکے پاس آیا

"مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ اُنکا سامان جس میں اُنکا شناختی کارڈ بھی ہے، اور گاڑی سمندر کے پاس سے ملی ہے لیکن وہ نہیں ملے"

مائدہ کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گر گیا،

محبت اور مقدر کا ازل سے ضد کا رشتہ ہے

محبت جب بھی ہوتی ہے مقدر روٹھ جاتا ہے!!!...

"نہیں ڈاکٹر اسفندیار کو ہم نے ایمرجنسی میں نہیں بُلایا تھا" ریسیپشنسٹ کی بات پہ مائدہ کا دل مٹھی میں آگیا، وہ ہاسپٹل نہیں گیا سامان اُس کا سمندر کنارے ملا لیکن اسفند کا اب تک کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔

"انسپکٹر صاحب اسفند بھائی کا کچھ پتہ چلا؟" عمیر تھانے گیا تھا،

"دیکھیں ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں انشاءاللہ بہت جلد ہم پتہ لگا لینگے" وہ بھی اکیلا واپس لوٹا، مہمانوں کو کھلا کر رُخصت کر دیا گیا، حال سے سب سیدھا سلمان آفریدی کی طرف چلے گئے، صبح ہونے میں تھوڑا وقت تھا سب رات بھر اسفند کو ہی ڈھونڈتے رہے

✨✨✨✨

"مشی میں منحوس ہُوں نا۔۔ سب۔۔ سب نے کہا لیکن میں نے نہیں مانا" مائدہ اپنے

کمرے کے فرش پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے روئی جارہی تھی، مشام اُس کے پاس بیٹھی تھی

"نہیں آپی منحوس و نہوس کچھ نہیں ہوتا سب لوگوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں آپ "...

"نہیں مشی پہلے عمر اور اب۔۔۔ نہیں نہیں" وہ بچوں کی طرح ہچکیوں سے رو رہی تھی

"آپی..." مشام خود بھی رو رہی تھی

"جاؤ میرے پاس سے مشی۔۔۔ جاؤ ورنہ.. ورنہ مم.. میرا سایہ تم.. تم پر بھی پڑ جائے گا" وہ مشام کو دھکیل کر خود سے دور کر رہی تھی

"آپی لیکن اسفی بھائی کی گمشدگی سے آپ کا کیا تعلق، آپ کیوں خود کو قصوروار ٹھہرا رہی ہیں "

"مشی میں۔۔ میں نے با۔۔ بابا سے کل کہہ دیا تھا کہ۔۔ کہ آپ پھپھو کو ہاں کر دیں، مم.. مجھے کک۔۔ کوئی اعتراض نہیں اور، اور دیکھا مشی آج اسفند.... نہیں۔۔

مشی تم جاؤ یہاں سے" وہ روتے ہوئے چیخنے لگی لیکن مشام اُسے گلے لگا کر چُپ کروانے لگی

✨✨✨✨

ولیمے والی رات !

وہ ربیعہ کو ماموں کے گھر ڈراپ کر کے ایمرجنسی میں ہاسپٹل جانے کا بہانہ کر کے ساحل سمندر آ گیا تھا۔اب گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا تھا،اُس نے اپنا کوٹ اُتار کر گاڑی کی سیٹ پہ رکھ دیا،کافی دیر بعد گھر واپس جانے کے لئے گاڑی میں بیٹھا تو گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی تھی،بہت کوششوں کے بعد بھی جب گاڑی سٹارٹ نہیں ہوئی تو میکینک کو بلانے کے لئے فون نکالنے لگا تو اُسے یاد آیا وہ فون اور وولٹ گھر پہ بھول آیا تھا.وہ گاڑی کو وہی چھوڑ کر مین روڈ پہ آ گیا تھا،سڑک بہت سنسان تھا اور اب وہ چلتے چلتے کافی دور تک آ گیا تھا لیکن دور دور تک کوئی نہیں دکھائی

دے رہا تھا کافی دیر بعد گاڑی کی ہڈلائیٹس دکھائی دی، گاڑی اُسکی طرف آرہی تھی،

گاڑی اُس کے قریب آکر رُک گئی

"کیا آپ مجھے آگے کسی میکینک کے شاپ تک لے جا سکتے ہیں میری گاڑی خراب ہو گئی ہے" ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا تو اسفند شکریہ کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا

"میرا نام اسفندیار ہے، وہ میری گاڑی خراب ہو گئی ہے "

"ہوں۔۔"

ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا، اور گاڑی کی رفتار تیز ہو گئی اسفند خاموش رہا تھوڑی دیر بعد ڈرائیور نے پھر "ہُوں" کہہ کر سر اثبات میں ہلایا، اسفند نے چونک کر اُسے دیکھا اچھا تو وہ اُسکی بات نہیں سن رہا تھا ویسے ہی ہوں ہوں کر رہا تھا، اسفند کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

"سر آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آپ گاڑی روک دیں" اسفند نے کہا لیکن ڈرائیور نے کچھ نہیں کہا گویا اُس نے سنا ہی نہ ہو

"سر۔۔۔ سر" گاڑی سڑک کے بیچ دائیں بائیں لڑکنے لگی، ڈرائیور نشے کی حالت میں تھا

ڈرائیور بیہوش ہو کر اسٹیئرنگ پہ گر گیا، گاڑی اب کچی سڑک پہ آچکی تھی اسفند نے ایک ہاتھ سے ڈرائیور کو اُٹھایا اور دوسرے سے اسٹیئرنگ کو گھمانے کی کوشش کی تو گاڑی گھومتی ہوئی کھائی میں گر گئی۔۔

✨✨✨✨

مائدہ ICU کے دروازے سے اسفند کو دیکھا، مشینوں میں جکڑا اُس کا لاغر و کمزور وجود، خون جیسے نچھڑ گیا تھا، ہاسپٹل والوں نے گھر فون کیا تھا، سب آئے تھے پھر ربیعہ کی طبیعت خراب ہو گئی تو مائدہ نے انہیں زبردستی گھر بھیج دیا خود وہ اور عمیر رہ گئے، دیر تک وہ دروازے سے لگی اسفند کو دیکھتی رہی، پھر وضو کر کے جائے نماز بچھا دی، عمر کے مرنے کے بعد اُس نے دعا مانگنا چھوڑ دیا تھا،

'کیا میری دعا قبول ہو گی؟ کیا اسفند ٹھیک ہو جائے گا؟ '

اُس نے کہیں پڑھا تھا کہ مانگنے کا حق "اُس" نے تمہیں دیا ہے جب "اُس" نے سورۃ

آل عمران میں فرمادیا ہے کہ دعا پہاڑوں کو بھی اُس جگہ سے سرکا سکتی ہے، تو قبولیت کا شک تو بنتا ہی نہیں، اللہ نے مقدر لکھنے کا اختیار تمہیں دیا ہے کے چاہو تو دعا کا تسلسل بڑھا لو، اور چاہو تو مایوس بیٹھ جاؤ، چاہو تو سجدوں کو طویل کر لو، اور چاہو تو تھک کر رُک جاؤ، مت بھولو کہ تمہارا کام صرف التجا کرنا ہے، تدبیریں تو "وہ" خود نکالتا ہے..! اُسے مایوس ہو کر نہیں بیٹھنا تھا، اُسے دعا مانگنا تھی، اُسے اسفند کو مانگنا تھا۔

ربیعہ بیگم اسفند کے کمرے میں آئی تو وہ آنکھیں موندیں ٹیک لگائے بیٹھا تھا، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ چکے تھے اُس کا سائڈ ٹیبل دوائیوں سے بھرا تھا بڑھی ہوئی بے ترتیب شیو، دروازے کے کھلنے پر اُس کی آنکھ کھل گئی

"ممی آیئے" اُس کی آواز میں نقاہت تھی

"کیسا ہے میرا بچہ" ربیعہ نے پیار سے اُس کا ماتھا چوما، پھر اُس کے پاس بیٹھ گئی

"ٹھیک ہوں" وہ زبردستی مسکرایا

"ممی۔۔مائدہ نہیں آئی؟ "

"نہیں بچے، وہ ایک بار بھی نہیں آئی ہے جب سے تم ہاسپٹل سے آئے ہو "

"اچھا "

"بچے میں فون کروں گی تو وہ ضرور۔۔۔"اسفند نے اُن کی بات بیچ میں کاٹ دی

"نہیں ممی۔۔آپ فون نہیں کریں گی، بہت کر لیا میں نے اُسے تنگ اب۔۔اب جو مائدہ چاہے گی ویسے ہو گا۔۔میں محبت میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں، اس طرح وہ زندگی گزار تو لے گی میرے ساتھ مگر جی نہیں پائے گی اور۔۔اور ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ محبت میں صرف ایک فریق محبت کرتا ہے اور دوسرا اُسے تسلیم کر رہا ہوتا ہے، اُس کی خوشی میں ہی میری خوشی ہے"

"جیسے تمہاری مرضی بیٹا "

"ہوں"اُس نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں

✨✨✨✨

مشام کمرے میں آئی تو مائدہ بازوں آنکھوں پہ رکھے بیڈ پر لیٹی تھی،

"نہیں "

"کیوں؟" وہ آکر اُس کے پاس بیٹھ گئی لیکن مائدہ نے کوئی جواب نہیں دیا

"آپی" ..

"ہوووں۔۔"وہ ہنوز لیٹی رہی

"آپی ی ی ی ی ی۔۔۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Articles|Poetry|Interviews

"ہاں بولو"وہ چہرے سے بازو ہٹا کر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

"آپ کو جانا چاہیئے،اصفی بھائی کو اچھا لگے گا "

"نہیں مشی میرا اسفند سے دور رہنا ہی اُس کے لیے بہتر ہے،میں نہیں چاہتی اُس پر کوئی اور مصیبت میری وجہ سے آئے "

"آپی آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں؟اِنسان پر اچھے برے حالات اللہ کی طرف سے آتے ہے،'اُس' کے حکم کے بغیر تو پتہ بھی نہیں ہل سکتا پھر انسان کی کیا اوقات"وہ چھوٹی بہن تھی،لیکن اب بڑی بنی ہوئی تھی وہ جانتی تھی مائدہ ایسی سوچ والی نہیں ہے حالات

نے اور لوگوں نے اُسے ایسا سوچنے پر مجبور کیا ہے، وہ مایوس ہی چکی تھی، تھک گئی تھی حالات سے، زندگی سے

"نہیں مشی اگر میری وجہ سے اسفند کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی، منحوس کا دھبّہ ویسے بھی لگ چکا ہے مجھ پر" آنسو پانی کی طرح اُس کی گالوں پہ بہنے لگا

"آپی آپ ایسی تو نہیں تھی، اگر ہم پڑھے لکھے لوگ بھی ایسی باتوں پر یقین کرنے لگے تو کیا ہو گا ہمارا" مشام کو افسوس ہوا

"تم ابھی چھوٹی ہو مشی، ان باتوں کو نہیں سمجھو گی" اُس نے لاپرواہی سے کہا

"نہیں مدو آپی۔۔ مجھے حالات نے بڑا کر دیا ہے، میرے پڑھنے کے دونوں میں امی بابا نے میری شادی کر دی، مجھے بہت شکوے تھے اُن سے بہت دکھ تھا کہ امی نے محض ماموں، ممانی کی خوشی کے لیے میرے خواب اور خوشیوں کو بھٹّی میں جھونک دیا۔۔ لیکن عمیر کی بے پناہ محبت اور ماموں ممانی کی توجہ اور پیار نے میرے ان سارے شکووں کا دم توڑ دیا۔۔ آپی آپ نے اپنا بہت قریبی رشتہ کھویا ہے۔۔ عمر بھائی کو کھویا ہے۔۔۔ کیا کو رشتے کھونے کا ڈر نہیں.؟ آپ میں مزید رشتے کھونے کا سکت ہے..؟

اور اسفی بھائی تو پھر آپ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"مشام کہتے کہتے خاموش ہو گئی

"تم۔۔تم کیسے جانتی ہو مشی؟ "

"وہ۔۔آپی مم۔۔میں نے اُن کی ڈائری پڑھی تھی"اُس نے لب کاٹتے ہوئے کہا

مائدہ نے کچھ نہیں کہا

مشام کے فون کی سکرین روشن ہوئی

Umair calling...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana...

اچھا آپی ہم چلتے ہیں، میری بات پہ غور کیجئے گا

✨✨✨✨

"السلام علیکم۔۔کہاں ہے سب لوگ؟"عمیر گھر میں داخل ہوا تو قدرے خاموشی کا احساس ہوا،

"وعلیکم السلام۔۔آ گئے آپ "مشام کچن سے نکل کر اُس کے پاس آئی،

"نہیں جان! ابھی بھی رستے میں ہوں "اُس نے شرارت سے کہا،مشام نے مصنوعی ناراضگی سے اُسے دیکھا

"آپ جلدی سے فریش ہو جائے میں کھانا لگا رہی ہوں "

"پہلے بتا تو دو ہے کہاں سب ؟"عمیر نے پھر پوچھا

"بتاتی ہوں اتنی بھی کیا جلدی ہے،پہلے جائیں مجھے بھوک لگی ہے "

"جی جناب "عمیر نے ہاتھ سینے پہ رکھ کے سر کو خم دیا

مشی مسکراتی ہوئی کچن میں واپس چلی گئی اور عمیر کمرے میں،

تھوڑی دیر بعد جب عمیر واپس آیا تو مشام کھانا لگا چکی تھی،اور اُس کا انتظار کر رہی تھی

"پھر؟ کیسا گزرا دن ؟"عمیر نے بیٹھتے ہوئے پوچھا،مشام اُس کے پلیٹ میں سالن ڈال رہی تھی

"بس کام کرتے کرتے گزر گیا۔۔ ماں پھپھو کے ہاں اسفی بھائی کو دیکھنے گئی ہیں،اور باقی سب چھوٹے ماموں کے فرینڈ کے ہاں گئے ہیں،وہ واپس جا رہے ہیں نا کینیڈا"

مشام نے بتایا

"اچھا؟ مجھے تو کسی نے کچھ نہیں بتایا، کب جا رہے ہیں؟ "

عمیر نے پوچھا

"پتہ نہیں بس کہہ رہے تھے دو چار دن میں "

"لیکن اُن کا ارادہ تو یہیں مستقل طور پر رہنے کا تھا" عمیر نے نوالہ لیا

"اب ظاہر ہے جس کام کے لیے وہ اپنا بزنس وآئنڈاپ کرنا چاہتے تھے وہ تو ہوا نہیں پھر کیا فائدہ "

"کیا مطلب؟" عمیر نے نا سمجھی سے اُس کی طرف دیکھا

"تمہیں پتہ تو ہے عمیر، چھوٹے ماموں، ممانی فرحین کی شادی تم سے کرانا چاہتے تھے" مشام نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

"ہاں ہاں۔۔اوہ اچھا تو یہ بات ہے۔۔تو واپس جانے کی کیا ضرورت ہے یہی رہ لیں اُس کی قسمت میں جو ہو گا اُسے مل جائے گا "

"تو یہ بات آپ انہیں سمجھائے، اور ویسے بھی فرحین آپ کے آگے پیچھے گھومتی ہے

مجھے بہت برا لگتا ہے" مشام نے منہ پھلایاں

"اچھا تو ہماری بیگم جیلس بھی ہوتی ہے..!!؟؟" عمیر نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے شرارت سے کہا

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے" مشام نے کندھے اچکا کر کہا

"اچھا۔۔۔؟ چلو اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر میں کرتا ہوں چچا سے بات کہ اُمید رکھیں کچھ بھی ہو سکتا ہے ویسے بھی اسلام میں مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے" عمیر نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا

"ہاں شادی کے معاملے میں مردوں کو اسلام یاد آجاتا ہے بھلے نماز بھی نہ پڑھتے ہو"

مشام بھرپور ناراض ہوئی

" نہیں میں تو الحمدُللہ نماز بھی پڑھتا ہُوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، اب تو کر سکتا ہوں نا دوسری شادی؟" اُسے مشام کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا

"ہاں ہاں میری طرف سے چھے کر لیں میری بلا سے" وہ غصے سے برتن اٹھانے لگی

عمیر کا قہقہہ بلند ہوا

"اچھا! پھر تو چچا کو روکنا پڑے گا، تم مدد کرو نا میری "

مشام سنک میں برتن پٹخنے لگی،

"کرو گی نا؟" عمیر نے آواز دی لیکن اُس نے کوئی جواب نہیں دیا، عمیر اُٹھ کر کچن میں چلا گیا، مشام سلپ سے ٹیک لگائے آنسو بہا رہی تھی

"مشی میں تو مزاق کر رہا تھا یار" عمیر نے اُسے اپنی بانہوں میں بھر لیا

"مجھے نہیں پسند اس طرح کا مزاق سمجھیں آپ" مشام مسلسل رو رہی تھی

"آئندہ نہیں کروں گا اب معاف کر دو" عمیر نے اُس کے گال صاف کرتے ہوئے کہا

"ایسے کیسے، کان پکڑیں "

"اب ٹھیک ہے؟ کہو تو پیر پڑ جاؤں؟" عمیر نے کان پکڑتے ہوئے کہا

اُس کی بات پہ مشام ہنس دی

"نہیں۔۔ "

"برتن بھی توڑ دیے سارے" عمیر نے شرارت سے کہا مشام ہنس دی

"نہیں توڑے، صحیح سلامت ہے "

✨✨✨✨

"اسفی..اسفی بیٹا.."وہ کمرے میں تھا جب ربیعہ دوڑتی ہوئی آئی

""ممی کیا ہوا؟ "

"بیٹا بھائی جان کا فون آیا تھا، مائدہ مان گئی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ اسی جمعے کو نکاح کی تاریخ رکھ لیتے ہیں "خوشی اُن کی انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی اُن کی تو جیسے مرا‌د پوری ہو گئی تھی

"کیا واقعی۔۔!"اسفند کا چہرہ کھل اُٹھا

"ہاں میرا بچہ۔۔ہماری دعائیں قبول ہو گئی"اُنہوں نے اسفند کا ماتھا چوما

"اچھا میں ذرا شکرانے کے نوافل پڑھ لوں "

✨✨✨✨

"بیٹا اسفند آیا ہے تم سے ملنے۔۔ باہر لان میں بیٹھا ہے کہہ رہا تھا تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" مائدہ کچن میں رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی جب بشریٰ بیگم نے آکر بتایا، اُس کا ہانڈی میں ہلتا ہاتھ رُک گیا

"اسفند کیوں۔۔؟اُس کی تو طبیعت بھی ٹھیک نہیں۔۔ مگر۔۔ شاید بابا نے۔۔ لیکن وہ کیوں۔۔۔اس وقت..؟؟"اس طرح کے کئی اگر مگر لئے وہ باہر آئی

اسفند باہر کھڑا تھا وہ اُس کے پاس آئی

"کک۔۔ کیا بات ہے اسفند؟"وہ بوکھلائی ہوئی تھی

"یہ جو ہو رہا ہے کیا تمہاری مرضی سے ہو رہا ہے؟"اسفند نے بہت محبت سے پوچھا

"ہاں۔۔یہ فیصلہ میرا اپنا ہے لیکن۔۔۔ "

"لیکن؟ "

"لیکن اسفند تم جانتے تو ہو عمر کے علاوہ میں نے کبھی کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا ۔۔۔ شش.. شاید میں تمہیں وہ محبت نہ دے پاؤں جو تمہارا حق ہے، لیکن میں اپنی

پوری کوشش کروں گی" آنسو اُس کی پلکوں کو بھگو کر رخسار پر بہنے لگے

"اسفند میں۔۔ میں اتنی اچھی نہیں ہوں کے انصاف کر سکوں، میں نہیں جانتی میں عمر کو بھلا پاؤں گی بھی یا نہیں لل.. لیکن اِس رشتے کو اپنی آخری سانس تک نبھانے کی کوشش کروں گی" اُس نے ہاتھ کے پشت سے چہرے کو صاف کیا

"مائدہ ..

اسفند نے اُسے کندھوں سے پکڑا

"دیکھو...زندگی میں آگے بڑھنے کا ہر گزیہ مطلب نہیں کہ تم اپنا پچھلا سب کچھ بھلا دو، آگے بڑھنے کا مطلب ہوتا ہے کہ جو تھا اور جو ہے اسے accept کر کے نئ زندگی شروع کر لیں.. مدوہر گزرتا لمحہ ہمارا ماضی بنتا جا رہا ہے تو کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ ہم اسے خوبصورت بنائیں تا کہ کل کو ہمیں اسے یاد کر کے پچتاوا نہ ہو۔۔ تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کچھ بھی بھلانے کی مجھے پورا یقین ہے کہ میری محبت میں اتنی تو طاقت ہو گی ہی جو تمہیں میرا کر دیں۔۔

اگر تم

میری آنکھوں میں مجسّم دیکھ لو خود کو

تو مجھے پورا یقین ہے کہ

تمہیں میری محبت سے بلا کا عشق ہو جائے۔۔ تم بس میری شریک حیات بن کر مجھ

سے وفا کر لینا"

اور۔۔اسفند نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے اُس کے گال صاف کئے

"ہر چیز اپنی حد میں ہو تو اچھا ہے، جب کوئی بھی اپنی حد توڑ کر باہر آجاتا ہے تو اُس کی

قدر کم ہو جاتی ہے، وہ بے مول ہو جاتے ہیں۔۔ تو اپنے آنسوؤں کو اُس کی حد میں رکھو،

آئندہ کبھی یہ پلکوں کی یہ باڑ توڑ نہ پائے۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا" اسفند کی بات سمجھ کر

مائدہ ہنس دی، ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اسفند کے چوڑے سینے سے لگ گئی،

اسفند نے بھی اپنے بازوؤں کا حصار اُس کے گرد مضبوط کیا اور خدا کا شکر ادا کیا کیوں کہ

اب اب رستہ صاف اور منزل روشن تھی

✨✨✨✨

ختم شد!

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین